ان الدین عند اللہ الاسلام

در بیان خیر و برکات آیات پانزدہ فاتحہ الکتاب از تصنیف جناب خواجہ محمد شاہ متخلص شہرت

چشمۂ رحمت

حسب فرمائش مولوی محمد عبد اللہ صاحب تاجر کتب پٹنہ باہتمام اثیم محمد عبد الحکیم عفی عنہ

در مطبع اسلامی لکھنؤ طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ در نعت جناب سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ضبط کرنا ہی مجھے مدح شہنشاہ حجاز
سر بسجدہ ہو قلم اوٹھ پئے تسلیم و نیاز

آفرین ذہن رسا صل علیٰ فکر بلند
مرحبا خضر طبیعت ہو تری عمر دراز

لکھ رہا ہون مین صفت کسکی کہ جو کانون مین
آتی ہی صل علیٰ صل علےٰ کی آواز

میری تعریف یہ تعریف کو ہی سو سو فخر
مدح کو بھی مرے مدّاح کے اوپر ہی ناز

یون قلم پر مرے مضمون گرے پڑتے ہین
جیسے پروانے سرِ شمع کے اوپر جانباز

عقل اول کے ہین سرمایۂ عقل کُل ہم
طائرِ فکر کی ہی عرش کے اوپر پرواز

گلشنِ دہر نے بدلا وہ نیا رنگ اصول
تھا زمانہ جو قدیم اب وہ گیا دور دراز

کھل گئے کان گلون کے چمنِ ہستی مین — آتی ہی بلبلِ گلزار جنان کی آواز

شاہدِ باغ کو ہی وجد شجر جھومتے ہین — نغمہ سنجی مین ہی بلبل کے عجب سوز وگداز

قم باذنی کی صدا ہو گئی گلشن مین نسیم — جی اُٹھے مُردے خزان کے شجر پایا انداز

سبزہ کے فرش پہ جھک جھک کے ہر اک شاخ درخت — کعبہ دین کی ادا کرتی ہی ارکان نماز

پتّے پتّے مین ہی اکسیر کی بوٹی کا اثر — زرِ گُل ہونے لگے بُوتو مین غنچون کے گداز

کردیا بادِ بہاری نے خزان کو برباد — ہی ہر اک جا پہ نسیم سحری کی تگ وتاز

واہ کیا باغ مین پھولے ہین عجب رنگ سے پھول — جمع ہون ایک جگہ جیسے بُتان طنّاز

اندنون آب وہوا مین ہی کچھ ایسی تاثیر — چمنِ ناز ہی ہر انجمنِ اہلِ نیاز

بارشِ شبنم تر باغ مین جب ہوا ایسی — عارضِ گُل پہ نہ کسطرح ہو سبزہ آغاز

گُل ہر اک کہتا ہی ہان موسی عمران ہین کہان — ہر شجر مین شجرِ طور کا دیکھین انداز

کونپلین پھوٹی ہین ہر خشک شجر ہی سرسبز — گُلِ خوشبو سے ہوئی شاخِ بریدہ ممتاز

ہی کہین دیدہ بیدار چمن مین نرگس — خوابِ راحت مین کہین سبزے کے ہین پانون دراز

آمد آمد ہی یہ کس گُل کی کہ جسکے ڈر سے — طائرِ رنگ چمن کو ہوا عزمِ پرواز

نعت کی فکر ہوئی حسن پرستی کے سبب — نرد بانِ بامِ حقیقت کا ہوا عشق مجاز

ہی تقاضائے طبیعت کہ یہان سے مین کرون — پڑھ کے اک مطلعِ دلچسپ قصیدہ آغاز

مطلع

دیکھ لے گر مرے محمود کی وہ زلف دراز — صفتِ دود پریشان اُڑے گیسوئے ایاز

نغمہ شادی انوار محمد سُنکر — چرخ پر رقص کنان زہرہ ہوئی نغمہ طراز

خلد مین چشمۂ کوثر کا اُٹھا وہ طوفان

دین اسلام کی ہی نشو و نمائی اُس سے

ظلمتِ کفر مین روشن ہی وہ ایساہ دین

ماہرِ رازِ خفی کاشفِ اسرارِ نہان

کھینچے تصویر مصوّر تو کرامت دیکھے

لات کہا کر صفتِ سنگ گرے لات و منات

یونس و یوسف و یعقوب و مسیح و موسےٰ

آپ کی چال کہان حضرتِ عیسےٰ کو نصیب

اونسے منکر جو ہوا ہی وہ خدا کا منکر

نظر آجاے اگر مصحفِ رخ کا جلوہ

دیکھ پائے جو جھلک رُخ کی تو محشر تک

دلمین ہی سنگدلون کی بھی محبّت کا اثر

کافرون کے ہوئے سینے مین جگر دو ٹکڑے

نور افشان ہی رہینگے وہ ہلالِ لبِ سُرخ

شرع جب نغمۂ مطرب کی گلوگیر ہوئی

یان یہ دو مطلع دلچسپ رقم کرتا ہون

سرد شب آتش دوزخ کا ہوا سوز و گداز

اصل سے فرع حقیقت مین حقیقت ہی مجاز

ہی سیہ پردے مین جسطرح سے کعبہ ممتاز

اونکا ہمراز خداوہ ہین خدا کے ہمراز

ہووے رخسارۂ تصویر سے سبزہ آغاز

بُت پرستی کو سبھی بھول گئے اہل مجاز

سب کے انداز سے ہی اونکا نرالا انداز

لبِ اعجاز مین ہان باتون کے کچھ ہین انداز

لاکھون اعجاز مین قرآن بھی ہی اک اعجاز

پڑھین کفّار وہین کلمۂ سلطان حجاز

محو تمثال سکندر سا زہے آینہ ساز

سنگ کو موم کرے نقشِ قدم کا اعجاز

آپ نے شقِّ قمر کا جو دکھایا اعجاز

گو کرین سنگ سے تر خون مین فتنہ پرداز

ساز جتنے تھے وہ سب ہو گئے اکدم باساز

وصف مین اوس شہِ والا کے لبصد عجز و نیاز

مطلع

آگئی کان مین لولاک لما کی آواز

کھل گیا خلقتِ کونین کا دل پر سرِّ راز

خواب مین بھی اگر آجائے خیالِ اعجاز
پر بالش بھی کرے صورتِ طائر پرواز

ہوگیا طول قیامت سے بھی افسانہ زلف
حضرت خضر کی بھی عمر کہان آتنی دراز

اونکے دندان و لبِ سرخ سے تشبیہ جو دی
دُر کو دریا مین ہوا لعل کو کہسار مین ناز

گنج اسرارِ خفی سے وہ دہن مالا مال
اور وہ لب خانۂ اسرار کے دروازۂ راز

دیکھ لین آئینہ روئے محمد جو کہین
توڑ کر پھینکدین آئینہ سبھی آئینہ ساز

ہوئی عارضِ روشن کی صفائی حاصل
مر گئے کتنے سکندر سے یہان آئینہ ساز

دیکھ لے نور جبین کی جو کہین جلوہ گری
سمجھے آئینۂ قدرت اوسے ہر آئینہ ساز

زلف شبگون کو اگر دیکھے تو اوڑ جانے کو
زاغِ شب کے لیے درکار ہو بالِ پرواز

ذکرِ خال و خط و ابرو و دہن کرتا ہون
حافظ مصحفِ رخسار کو ہی حکم جواز

شمع بینی کو نہ کیون دعوی یکتائی ہو
کہ دوئی کا نہ کرے وہم گمانِ غماز

قرہ و دیدہ حق بین کی صفت کیا کہیے
آشیان طائر قدسی کا ہوا چنگلِ باز

ظلِ حق قامتِ بے سایہ کو کیونکر نہ کہون
کبھی سایے کا نہین ہوتا ہے سایہ انباز

سایۂ قامتِ رعنا سے قیامت ہی خجل
جلوہ حسن پہ ہی قدرتِ صناع کو ناز

فرق پر تاج شفاعت کی چمک کیا کہیے
جلوہ گر دہ قدِ پُر نور وہ گیسوے دراز

عرش پر آپ کی خاطر ہی مقامِ محمود
ہین نبی لاکھون پر ایسا نہین کوئی ممتاز

آپ کے واسطے ہی عرش کے ممبر پہ نشست
شافعِ حشر کوئی اور بھی ہی بندہ نواز

آپ جب امتِ عاصی کی شفاعت کے لیے
صفِ محشر مین کرینگے جو نہایت تگ و تاز

مغفرت کی لبِ رحمت سے صدا آئیگی
داخلِ خلد ہون سب آپ کے جو ہین دمساز

اور بڑھجائیگی وان جنس گنہ کی عزت
ہونگی رحمت پہ جو رحمت کی نزولین آغاز

صفِ محشر مین خدا تمکو کریگا راضی
سب پہ کھلجائیگا اُسوقت تمھارا اعزاز

حق سے پائینگے کلیدِ درِ فردوس حضور
کون ہو دیگا شفاعت سے نہ اوسدم ممتاز

دوست سب باغِ جنان مین رہینگے آپکے پاس
دشمن آتش مین پڑے تڑپینگے با سوز و گداز

قطعہ در صفت معراج شریف

شبِ معراج سوِ عرش معلے گئے یون
جیسے عینک سے نکلجاے نگہ بے آواز

تیزیِ وہم و خرد سُرعت فہم و دانش
نہوئی پیشِ براقِ شہ دین با انداز

طرفۃ العین کا وقفہ تو بہت ہی اوسکو
جو کہ سُرعت سے کرے طی سفرِ دور و دراز

صورتِ وحیِ الٰہی وہ گیا اور آیا
گرم تھا بسترِ آرامگہِ شاہِ حجاز

قطعہ در مدح مدینۂ منوّرہ

ہی عجب صلِّ علیٰ گلشنِ یثرب کی بہار
اوسکی عظمت کا بیان شرح سے ہی بے انداز

اوسی مٹی سے بنا کالبدِ ختمِ رسل *
اوسی مٹی نے کیا عرش کے اوپر پرواز

یہ وہی خاک ہی جس سے ہی عیان نورِ نبیؐ
یہ وہی خاک ہی جسمین ہین نہان شاہِ حجاز

جھاڑنے کے لیئے اس ارضِ مقدس کا ہما
پرِ جبریل کو حسرت ہی کہ مین ہون ممتاز

ہر سحر ہاتھ مین جاروبِ شعاعی لیکر
گردِ روضے کے ہی خورشیدِ فلک دست دراز

اور اک مطلعِ دلخواہ یہان لکھتا ہون
جو دستِ طبعِ رسا کا بھی دکھادون انداز

مطلع

بندگی جسپہ ہو واجب تری اے شاہِ حجاز
مجھکو بندہ کیا خالق نے تجھے بندہ نواز

سجدہ آنکھون سے بجالاؤن نہ کیون خالق کا
چارون پلکون کی یہ ہین چار صفین بہر نماز

ہون مین اس حسن خداداد نبی کا شیدا
جسکا اک ذرہ ہی خود حسن بتانِ طنّاز

کہتی ہی رحمتِ حق روز سیہ کارون سے
توبہ کرلو کہ اجابت کا درِ توبہ ہی باز

کب مرے رتبے کو محمود پہونچ سکتا ہی
ہی مجھے عشق نبیؐ اور اوسے عشق ایاز

فاش مین نے تو کبھی راز محبت نہ کیا
غمزۂ ناز و جاہت ہی ہوا ہی غماز

پردۂ دل ہی مین اس گنج کو رہنے دے نہان
دیکھ اے جوش جنون فاش نہو عشق کا راز

مجھکو ہی ناز کہ مین اوس پہ ہوا ہون عاشق
اوسکو اِس حسن و ادا پر نہین اپنے کچھ ناز

سجدہ ہم کعبۂ ابرو مین کیا کرتے ہین
بے سلام ابتو ادا ہوتی ہی عاشق کی نماز

حرکت دین جو ذرا نالۂ جانسوز کو ہم
تار برقی پر ابھی دوڑ کے جائے آواز

جسجگہ عرض تمنا کے مضامین لکھون
مدعا سر کو جھکا دے پئے تسلیم و نیاز

آپ گر جلوۂ دیدار دکھادین یاشاہ
روح آجائے لبون پر پئے تسلیم و نیاز

سیکڑون بار بھی دیکھون تو نہووے سیری
ہی مثل راست کہ بھرتا ہی نہین کاسۂ آز

کہتی ہی حسرتِ دل ہمت عالی سے تری
اسقدر مانگ جو ہو وہم و گمان سے بھی فراز

ہی تمنا کہ سدا قبۂ روضہ کے حضور
صدق سے دل کے بجالاؤن مین تسلیم و نیاز

دل کو تسکین ہو دون پڑھ پڑھ کے درود اور سلام
حالتِ دید مین یہ دیدۂ حیران رہین باز

پاس اوس روضے کے جاجا کے کرون شور و فغان
تاکہ ہو گوش زد اوسکے مری کوئی آواز

آب رحمت سے دھلائے نامۂ اعمال مرا
ہو وین یہ نعت کے اشعار قبول و ممتاز

اس قصیدے مین ہو یارب کوئی ایسی تاثیر
دیکھ لون جلوۂ پرنور شہنشاہ حجاز

مغفرت کی مین دعا مانگتا ہون اے شہرت
بہر آمین کرو مومنو اب ہاتھہ دراز

سلام

السّلام اے خاتمِ پیغمبران
السّلام اے بادشاہِ دو جہان

السّلام اے نورِ پاکِ ذوالجلال
السّلام اے صاحبِ حسن و جمال

السّلام اے منشیِ دیوانِ قدر
السّلام اے مفتیِ ایوانِ صدر

السّلام اے مطلعِ بدر الدجیٰ
السّلام اے مشرقِ شمس الضحیٰ

السّلام اے حکمرانِ نُہ فلک
السّلام اے حاکمِ جنّ و ملک

السّلام اے چشمۂ آبِ حیات
السّلام اے رہبرِ راہِ نجات

السّلام اے دستگیرِ اُمّتان
السّلام اے رہنمائے عاصیان

السّلام اے سروِ گلزارِ قدم
السّلام اے غنچۂ باغِ ارم

السّلام اے سرورِ عالی نسب
السّلام اے عالمِ اُمّی لقب

السّلام اے سید و شاہِ عرب
السّلام اے طالب و مطلوبِ رب

السّلام اے پیشوائے مرسلان
السّلام اے مقتدائے مقبلان

السّلام اے بلبلِ باغِ صمد
السّلام اے حلقۂ میمِ احد

السّلام اے اہلِ قرآن السّلام
السّلام اے نورِ ایمان السّلام

السّلام اے شمعِ وحدت السّلام
السّلام اے جمعِ کثرت السّلام

ہر دم از من صد درود و صد سلام
بر نبی و آل و اصحابِ کرام

مرحبا اے عاشقون کے پیشوا | مرحبا اے بیدلون کے دلکشا
جلوۂ پنہان مجھے دکھلائیے | اک علیک اب آپ بھی فرمائیے
چشم فرطِ شوق سے خونناب ہے | جان فراقِ وصل مین بیتاب ہے
دل سے آتی ہے صدا با اشتیاق | الفراقُ و الفراقُ و الفراق
اک نگاہِ لطف کی امداد ہو | قیدِ غم سے مرغِ دل آزاد ہو
آپ کا بھرتا ہون مین دم ہر نفس | پونہچو میری داد کو اے دادرس
نامۂ اعمال ہے میرا سیاہ | ہے مرا بختِ سیہ اوسپر گواہ
عمر بھر مصروفِ عصیان مین رہا | اب کفِ افسوس ملتا ہون شہا
غرق ہون مین بحرِ غم کے آب مین | زورقِ امید ہے گرداب مین
در پہ آیا ہون ترے بہرِ امان | دستگیری اے دستگیرِ بیکسان
دے لبِ جان بخش سے اے باشرف | ناامیدون کو امیدِ لاتخف
ہون ترے در کا گدا اے شاہِ دین | رحم کر اے رحمۃ للعالمین
کر نگاہِ لطف سوے مجرمین | ہے لقب تیرا شفیع المذنبین

بیان بعضے اعجاز بر سبیل ملخص و ایجاز

جب ہوا پیدا تو اے شاہِ ہدیٰ | زلزلہ اک قصرِ کسریٰ مین پڑا
سایۂ قد چشمِ عالم سے نہان | ہاتھ مین پتھر ہوا تسبیح خوان
آپ کے اعجاز سے باشاخِ زر | سنگ سے پیدا ہوا اکیسا شجر
مہِ فلک کو ایک دم مین ٹکڑے کیا | سب کو زیرِ حکم پئے در پئے کیا

شق ہوا انگشت سے ماہِ منیر سیر یان تجھسے ہوئے جمعِ کثیر
تیرے لب سے شیرین آب شور ہے چشمِ بدبین خاکِ در سے کور ہے
موم تھا فیضِ قدم سے سنگ سخت طارمِ عرشِ برین ہی پاے تخت
ہوگیا انگلی سے اک چشمہ روان نخل نے تیری صداقت کی بیان
آپ کا کسکو نہ تھا رنج و محن خشک لکڑی ہجر مین تھی نعرہ زن
شرح مجھسے ہو نہین سکتی جناب معجزے سب آپ کے ہین بیحساب
شہرت بیچارہ و خستہ جگر اضطرابِ شوق سے ہی چشمِ تر
ہی دعا حق سے مدینے مین رہون آنکھین سنگِ آستانہ پر ملون
کیون نہو فرقت مین مجھکو بیکلی گلشنِ فردوس ہی تیری گلی
لوٹ کر وانکی زمین پر خوش رہون دیکھکر روضے کو نالہ کش رہون
خاکِ در کو تیری دیکھا کیجیے سرمۂ چشمِ تمنا کیجیے
اور طوافِ روضۂ اعظم کرون چشم کو تر صورتِ شبنم کرون
آتشِ دل کو سدا بھڑکاؤن مین شمع سان اُس آگ مین جلجاؤن مین
گر میری آرزو پوری ہوئی جان و تن مین یونہی مہجوری ہوئی
یا حبیبی یا حبیبی کی صدا آئیگی مرقد سے میرے برملا
المدد یا شاہِ شاہان المدد المدد یا فخرِ دوران المدد
المدد یا نورِ عرفان المدد المدد یا جان و ایمان المدد
یا خدا دے مجھکو عشقِ مصطفےٰ یا محمد تو دکھا راہِ خدا

آغاز غزلیات در نعت شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کے ساتھ ہمنے وصف لکھا ہی پیمبر کا
لگایا مصرعِ اول مین کیا مصرع برابر کا

چمن ہی باغ ہی گلزار ہی نعتِ پیمبر کا
حدیقہ ہی گلِ ایمان کا یہ گلدستہ اکبر کا

ہوا مہرِ منور آینہ روے پیمبر کا
بنا خود دستِ قدرت شانہ گیسوے معنبر کا

محاط اس درجہ ہون تر دامنی کے موج طوفان مین
کہ ہی بحرِ محیط اک قطرہ میرے دامنِ تر کا

یہانتک بیخودی ہی جوششِ سوداے گیسو مین
نہ سر کو ہی خبر پا کی نہ پا کو ہوش ہی سر کا

یہی کہتا ہوا مین حشر مین اوٹھونگا مرقد سے
بہت مشتاق ہون یارب مین دیدارِ پیمبر کا

رہین پابستہ اس زنجیر مین تا روزِ محشر ہم
الٰہی سلسلہ چھوٹے نہ گیسوے معنبر کا

سیہ کارانِ امت کے سرون پر ہوئیگا سایہ
ٹہر ہیگا حشر مین جب سلسلہ زلفِ معنبر کا

تڑپتی ہی ابھی تک جلوہ گاہِ طور مین بجلی
کبھی پرتو وہان بھی پڑ گیا تھا روے انور کا

تہِ منبر رہینگے انبیا اور اولیا سارے
تمھین کو اوج ہو گا حشر مین بالاے منبر کا

جہان مین حسن یوسف کا نہین ہو جبہ شہرہ تھا
کہ اوس پردے مین جلوہ تھا تمھارے رخسار انور کا

نسیمِ گلشنِ جنت ہی گردِ رہِ مدینے کی
غبارِ کوچہ احمد ہی سرمہ چشمِ اختر کا

دلِ مشتاق کا کسطرح خط جائے مدینے تک
کہ مرغِ نامہ بر محتاج ہی جبریل کے پر کا

پھریرا عرش پر جسکے علم کا سایہ افگن ہی
اوسی کے نیچے مجمع ہو گا دینداروں کے لشکر کا

خداوندا مدینے مین پہونچکر میرا دم نکلے
شہیدِ جلوہ گاہِ ناز کر صدقہ پیمبر کا

ادہر ہی جوشِ بر عصیان اُدھر ہی جوشِ بحرِ رحمت | بھلا پھر خوف کیا باقی رہا انجام محشر کا
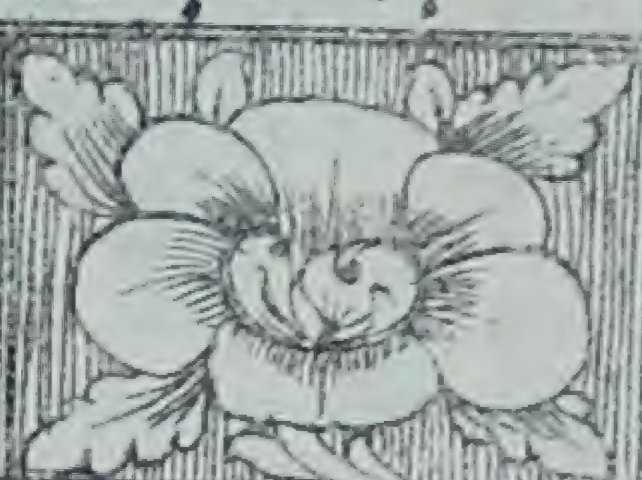
نبی کا آسرا ہی اور نبی کی آل کا شہرت
بھروسا ہی ابو بکر و عمر عثمان و حیدر کا
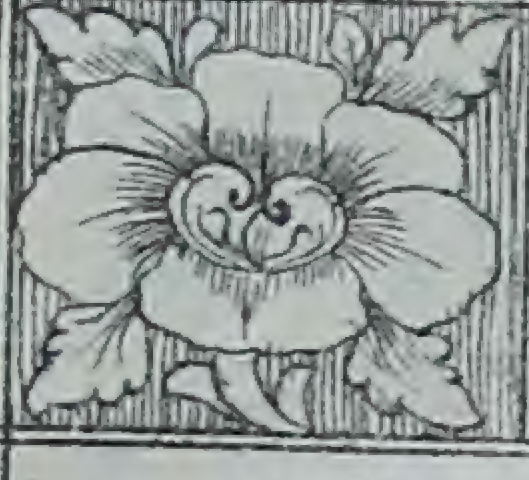
الصلوٰۃ اے مطلعِ نورِ قدیم کبریا | مصدرِ طٰہٰ و یٰسین مورد صدق و صفا
سیدِ بطحیٰ و یثرب عالمِ اُمّی لقب | شمعِ ایوانِ نبوت شافعِ روزِ جزا
علتِ غائیِ ایجادِ زمین و آسمان | ابتدائے خلقِ عالم انتہائے انبیا
مقصدِ اِقرا و قُل مطلوبِ اَعطینا و قُم | تو وہ یکتا ہے کہ تیرا مثل کب کوئی ہوا
جبہہ سا ہی درگہِ والامین جبریلِ امین | آسمان ہی آستان بوسی کی خواہش مین جھکا
ہی مکانِ پاک تیرا لامکانِ اہلِ دل | آنکھ مین اہلِ نظر کی خاک در ہی طوطیا
رجعتِ خورشید و نُطقِ اُشتر و شقِ القمر | ظاہر و باہر ہین اعجازِ شہِ خیر الورا
صورتِ والشمس رخ واللیل زلفِ مشکبو | اور صفائے سینہ ہی صدرِ الم نشرح دلا
ہر جبینِ پاک سے نورِ تجلّی آشکار | روئے روشن آپ کا آئینہ ذاتِ خدا
نرگسین چشم آپ کی مکحولِ مازاغَ البصر | خمسہ انگشتِ قدرت صاف اسمِ ذات تھا
وہم مین دار الملکِ اَو اَدنیٰ کی جا کر سیر کی | آفرین اے جلوہ آرائے بُراقِ بادپا
ای ملائک آستان ای شمعِ بزمِ قدسیان | آپ کی دوری سے مین نزدیک غم کے ہون بڑا

اک نگاہِ لطف اس شہرت پہ بھی فرمائیے
یا محمد مصطفٰے اصلِ علےٰ صلِّ علےٰ

گر نہ پیدا اثرِ نورِ پیمبر ہوتا | مہر ہوتا نہ قمر ہوتا نہ اختر ہوتا

آستانِ شہِ لولاک پہ گر سر ہوتا
پھر تو کس اوج پہ تقدیر کا اختر ہوتا

ہائے بے بال و پری کچھ نہیں بس چلتا ہے
اُڑ کے جاتا میں مدینے کو اگر پر ہوتا

کہتے ہیں حور و ملک دیکھکے ابروئے نبیؐ
اِسی خنجر کے تلے کاش مرا سر ہوتا

پھر ٹھکانا تھا کہاں ہمسے سیہ کارون کا
گر نہ محبوب خدا شافعِ محشر ہوتا

گرد پھر پھر کے میں روضے کی بلائیں لیتا
راہبر تا بمدینہ جو میسر ہوتا

آنکھون مین نشّہ تصور کا رہے دلمین ولا
یہی شیشہ یہی مینا یہی ساغر ہوتا

جان نکلتی تو مدینے مین نکلتی اے موت
وان پہونچ جاتے تو وعدہ بھی برابر ہوتا

کاش مرجاتے جو یادِ لبِ جان بخش مین ہم
خلد مین خیمہ ہمارا لبِ کوثر ہوتا

عاشقون مین وہ مرا نام اگر لکھدیتے
وہی جنّت کا قبالہ وہی محضر ہوتا

غرق دریائے گنہ بھی جو مین ہوتا شہرت
دیکھتے آپ تو دامن نہ کبھی تر ہوتا

نزع مین نامِ نبیؐ لب پہ جو آیا ہوگا
ابرِ رحمت کا مرے فرق پہ سایا ہوگا

منزلِ قرب سے ہوگا ترا آنا جو ادھر
حور کی آنکھون کا سُرمہ ترا سایا ہوگا

دستِ قدرت نے ترے بعد کسی کو ایسا
نہ بنایا نہ بنایا نہ بنایا ہوگا

تو وہ ہے رشکِ مسیحا کہ بڑے مُردے کو
آہ تی نے ترے قُم کہکے جلایا ہوگا

کون دارین مین حامی تھا گنہگارونکا
تیرے ہی لطف نے آفت سے بچایا ہوگا

وہ حسینون کو نظر بھر کے بھلا کیا دیکھین
جنکی آنکھون مین ترا حسن سمایا ہوگا

گو ہو تاجِ سرِ عرشِ معلیٰ وہ ہوا
جسنے اک اشک ترے غم مین بہایا ہوگا

حشر تک پیاس کی شدت اوسے پھر کیا ہو گی
شربتِ وصل جسے تو نے پلایا ہو گا

وہ اوٹھائے سے کبھی اُٹھے نہ اوٹھیگا شہرت
جسکو نظروں سے محمد نے گرایا ہو گا

پہلے تو اوسنے میم محمد بنا دیا
مجھکو اوسی نے عاشقِ سرمد بنا دیا
روزِ ازل مشیتِ صانع نے یکقلم
تکرار بھا گئی تو مشدد بنا دیا
جسنے احد کو نقطے سے احمد بنا دیا
کل صنعتوں کو پھر محمد بنا دیا
رکھتا ہوں یادِ آل نبیؐ کی مصیبتیں
دل کو مرے خدا نے ہی مشہد بنا دیا
کیونکر نہ تم پہ حضرتِ آدم کو ناز ہو
تمکو خدا نے فخرِ اب وجد بنا دیا
کھینچا خدا نے نقشۂ محبوب جسگھڑی
جائے کمر نشانِ ندار د بنا دیا
خلاقِ آب و خاک نے آدم سے یہ کہا
تمکو پئے ظہور محمد بنا دیا
یا جو جیون سے ڈر ہی نہ ما جو جیون سے خوف
شرع نبی کو حق نے مگر سد بنا دیا

شہرت گدائے کوچۂ احمد ازل سے ہوں
مجھکو خدا نے شاہ محمد بنا دیا

جو باغ یثرب پہونچ گیا میں تو شوق سے وان رہا کرونگا
جو یہ میسر نہو تو رضوان سے لیکے جنت کو کیا کرونگا

یہ دم میں جب تک کہ ہے مرا دم ترا ہی بھرتا رہونگا میں دم
زبان ہے گویا دہن میں جبتک میں نام تیرا جپا کرونگا

نبی کی فرقت میں ہوں میں جبکی یہ عارضہ ہے مسیح لاحل

مری یہ کیا نبض دیکھتے ہو نہین تمہاری دوا کرونگا

یہی ہے مجھے فرض عین ہر اب مدینہ دکھلا دے مجھکو یارب
مین اپنی آنکھون کی گردشون سے طوافِ روضہ کیا کرونگا

مجھے مدینے تو جانے دیجے قیامت آئے تو آنے دیجے
شہیدِ تیغِ نیاز ہوکر ادا نمازِ قضا کرونگا

نہین جو میرا وہان گذارا تو الوداع اے شکیب و یارا
گلے سے نالے ملین تو آکر اثر سے کچھہ مشورا کرونگا

ہر گوش مشتاق وصفِ دلبر زبان ہر مدحت سرائی مین تر
خدا کی باتین سنا کرونگا تمہارا کلمہ پڑھا کرونگا

حبیب خالق کی ہون مین اُمت ہر میرے سر پر خدا کی رحمت
ثواب روزِ جزا ملیگا اگرچہ لاکھون خطا کرونگا

خدا جو ایمان کی دیوے دولت یہی ہر مجھکو بہت غنیمت
مین گنج قارون کو لیکے شہرت بھلا بتاؤ تو کیا کرونگا

ہر بیت مین ہر ذکر رسولِ انام کا
دل مین ہمارے قصد ہر بیت الحرام کا

خورشید مین قمر مین ستارون مین ذرون مین
دربار سرمدی مین نہین کچھ خصوصیت

داغی فقط قمر ہی نہین داغ رشک سے
بندش درود کی ہو تو مضمون سلام کا

انجام ہو بخیر ہمارے امام کا
پھیلا ہوا ہر نور علیہ السلام کا

رتبہ یہان مساوی ہر ہر خاص و عام کا
یوسف کو بھی وظیفہ رہا اوسکے نام کا

کہتا ہون جب سلام علیک ایُّھا النبی ﷺ
دیتے ہین خود جواب وہ میرے سلام کا

دنیا مین تھی کسی کو نہ تمیزِ نیک و بد
تبلا یا اونسے فرق حلال و حرام کا

دلمین مرے ہی نقشِ خیالِ جمالِ دوست
کندہ ہی یہ نگینہ محمد کے نام کا

ہو جاے پاکِ روضۂ سردارِ دو جہان
بیت الشفا مسیح علیہ السلام کا

ذکرِ مدینہ چھیڑکے پوچھونگا حالِ طور
ہو جاے گر کلیم سے موقع کلام کا

راہِ مدینہ مین ہو بسر اپنی زندگی
ہو خاتمہ بخیر تمھارے غلام کا

دن رات مست ہون مےِ عشقِ رسول سے
ہی نشہ میری آنکھون مین شربِ مدام کا

کوثر کا جام مجھکو بُلا کر پلائیے
سیراب حلق کیجیے مجھ تشنہ کام کا

ای دل ثناے زلف و رخِ شاہ کیا کرون
نقشہ وہ صبح کا یہ نمونہ ہی شام کا

شہرت بلائین گے مجھے دربار مین حضور
امید ہی جواب ملیگا سلام کا

وہ مرغِ گم کردہ آشیان ہون کہ اُڑ کے روے چمن نہ دیکھا
تمام عالم کی خاک چھانی مگر نبی کا وطن نہ دیکھا

دکھایا جب تمنے روے انور تو گر پڑے سب بتانِ آزر
جہان مین لاکھون ہوئے پیمبر پہ تم سا اِک بُت شکن نہ دیکھا

جنون یہ تجھسے ہی مجھکو شکوا نہ لیگیا سوے دشتِ بطحا
پھرا کیے لاکھون ہی کوہ و صحرا مگر مدینے کا بَن نہ دیکھا

جو نور کا تھا وہ جسم کامل ہوا ہی نورِ خدا سے واصل

لحد کو شہ نظر نہ آیا کفن نے اوسکا بدن نہ دیکھا

خیال اوسکا بندھا ہوا ہی ہماری آنکھون مین وہ بسا ہی

نظر کی صورت وہ پھر رہا ہی بشکل جان گو کہ تن ندیکھا

جھڑی لگی جب یہ چشم تر کی تو ساری ہستی کی بستی ڈوبی

زمین کی بنیاد کچھ نہ دیکھی وجود چرخِ کہن نہ دیکھا

بشکل بوبکر یار دیا ور عمر کی مانند اک دلاور

مثالِ عثمان مشیر خوشتر علی سا اک صف شکن ندیکھا

لکھی ہی تمنے جو نعت حضرت عجیب پاتا ہون اسمین لذت

فصیح تمسا بھی ہمنے شہرت جہان مین اہلِ سخن ندیکھا

چلے جو ہم سوے شہر طیبہ تو جا کے بیت الحرم کو چوما

قدم قدم پر ملائکہ نے ہمارے نقشِ قدم کو چوما

گئے جو معراج کو پیمبر براق پر چڑھ کے سوے داور

فلک پہ ارواح انبیا نے رکاب شاہِ اُمم کو چوما

قلم نے جسوقت نام حضرت بیاض لوحِ ازل پہ لکھا

بصد تمنّا ملائکہ نے فلک پہ لوح و قلم کو چوما

نظر جو آیا رُخِ کتابی لیے ہین مصحف کے ہمنے بوسے

جو دیکھی وہ ذوالفقار ابرو تو ہمنے تیغ دودم کو چوما

جمال محبوب یاد کر کے کیا ہی جس شب کو ہمنے نالہ

نکل کے ناگاہ آنسوؤن نے ہماری اِس چشمِ نم کو چوما
کشش سے دل کی جو تا بہ یثرب پہونچ گئے ہم بصد تمنّا
تو گاہ اوس خاک پر تھے غلطان تو گاہ سنگِ حرم کو چوما
خیال مدحِ نبیؐ جو آیا بوقت تحریر نعت شہرت
دہن نے میرے سخن کو چوما سخن نے روے قلم کو چوما

دل مین جو عشق ہی شہِ عالیجناب کا
گویا چمن مین پھول کھلا ہی گلاب کا
باغِ جہان مین نہ کسی گل پہ ہون فدا
ہون دل سے جان نثار رسالت مآب کا
فرصت اجل جو دے تو مدینے کو جائیے
سیدھا یہ راستا ہی مقامِ ثواب کا
قدِ نبیؐ ہی سرو گلستانِ مغفرت
مصرع یہ انتخاب ہی ام الکتاب کا
روشن ہی دو جہان محمدؐ کے نور سے
پھیلا ہوا یہ نور ہی ایک آفتاب کا
یارب مجھے زیارتِ حضرتؐ نصیب ہو
اُٹھ جاے میری آنکھون سے پردہ حجاب کا
اے دستگیر کوے ضلالت مین ہون تباہ
اب ہاتھ تھام لو دلِ خانہ خراب کا
کیا اوسکے آگے خضر و مسیحا کی منزلت
مہتاب بھی ہی گدیہ گر اوس آفتاب کا
زاہد مین عشقِ ساقیِ کوثر مین مست ہون
جنت مین وہ پلائینگے ساغر شراب کا

بیحد ہین گر گنہ تو ہی رحمت بھی بیحساب
شہرت نہین ہی غم مجھے روزِ حساب کا

سو مرتبہ زمانہ اِدھر کا اُدھر پھرا
پر طیبہ کو نہ طالع شوریدہ سر پھرا
میرا گنہ ثواب سے بدلا تو کیا عجب
مرضی سے اوسکی حکم قضا و قدر پھرا

ای رشکِ ماہ و مہر تجسس میں آپ کی
میں سب جہان میں صورتِ شمس و قمر پھرا

روضے کی دیکھنے کی تمنا ہی رہ گئی
گرچہ میں ہر جگہ لیئے زادِ سفر پھرا

گذرا حلب میں دن تو بسر شب کی چین میں
اوس زلف و رخ کے عشق میں شام و سحر پھرا

دھیان آگیا جو کعبۂ روے حبیب کا
قبلہ نما کی طرح مرا دل اودھر پھرا

لِلّٰہ میرے حال پہ کر لطف کی نگاہ
پتلی کی طرح مجھسے نہ اپنی نظر پھرا

کیا پھر گئی نگاہ جو مجھسے ہی یا نبیؐ
گردون پھرا زمین پھری ہر بشر پھرا

شہرتؔ کو اب حضور میں بلوائیے حضور
خستہ ہوا خراب ہوا دربدر پھرا

میں گلشنِ مدینہ سے جسدم نکل گیا
تڑپا دل اسقدر کہ مرا دم نکل گیا

ہر چند ہم نے ضبط کیا جوشِ گریہ کو
پر سر سے اشکِ دیدۂ پرنم نکل گیا

عشقِ حبیبِ پاک میں پہلو کو چیر کر
کیا جانیں کس طرف دلِ پرغم نکل گیا

چوما لبوں کو رحمتِ خالق نے آنکر
منہ سے جو نام سرورِ عالم نکل گیا

ای مہرِ آسمانِ رسالت ترے لیے
میں اس چمن میں صورتِ شبنم نکل گیا

سنکر خبر ظہورِ حبیبِ الٰہ کی
باغِ بہشت چھوڑ کے آدم نکل گیا

شہرتؔ شفیعِ روزِ جزا ہیں جو مصطفےٰ
دل سے ہمارے خوفِ جہنم نکل گیا

ردیف باے موحدہ

جلوۂ برقِ انا النور تھی معراج کی شب
روشنیِ شجرِ طور تھی معراج کی شب

گو کہ افضل ہی ہر اک شب مین شبِ قدر و برات
مگر اللہ کو منظور تھی معراج کی شب

کیا ہی وہ روز تھا جسدن ہوئی یہ رات نمود
کیا ہی وہ شب تھی جو مشہور تھی معراج کی شب

لیگئے دم مین دنیٰ اَو اَدنیٰ کے نزدیک
باوجودیکہ بہت دور تھی معراج کی شب

مہر و مہ ارض و سما کون و مکان سب روشن
واہ وہ کیا شب پُر نور تھی معراج کی شب

انس و جن حور و ملک سب کو خوشی تھی اُس رات
پر شیاطین کو دمِ صُور تھی معراج کی شب

جب دوئی اُٹھ گئی اور نیّرِ وحدت چمکا
قربِ مطلوب سے مسرور تھی معراج کی شب

کیا ہی وہ شب تھی کہ پورا ہوا وعدہ سب کا
شادیِ خاطرِ رنجور تھی معراج کی شب

وہی میکش وہی ساغر وہی مینا وہی مے
اپنے ہی بادہ سے مخمور تھی معراج کی شب

صُبحِ میلاد جو تھی مطلعِ نورانی شہرت
مُو بمُو زلفِ سرِ حور تھی معراج کی شب

ردیف باے فارسی

عشقِ احمد مین یہ سینہ ہی فگار آپ سے آپ
آئی ہی اس چمنستان مین بہار آپ سے آپ

گرچہ ہو ہند مین اس کُشتۂ محبوب کی قبر
اوڑکے جائیگا مدینے کو غبار آپ سے آپ

ہی فقط عارضِ احمد کا تصوّر کافی
صبح ہو جائیگی اپنی شبِ تار آپ سے آپ

ہو گئی تکملۂ عشقِ محمد مین جو خاک
چومینگے آکے ملک سنگِ مزار آپ سے آپ

کسکی مین تیغِ تبسّم کا ہون بسمل یارب
صورتِ غنچہ یہ سینہ ہی فگار آپ سے آپ

ہی مجھے عالمِ پیری مین مدینے کی ہوس
یہ خزان لائیگی کچھ رنگِ بہار آپ سے آپ

دل سے گر طالبِ دیدار ہی تو اے شہرت

تجھسے ہو جائیگا اکدن وہ دوچار آپ سے آپ

ردیف تائے فوقانی

ہوئی جب نور سے پیدا رسول اللہ کی صورت
نظر سے گر گئی عالم کے مہر و ماہ کی صورت

وہ ابرو نون آنکھیں صاد دندان سین یاسین ہی
تری صورت مین پیدا ہی کلام اللہ کی صورت

ظہور حسن پاک سرور عالم ہوا جسدم
ہوئی مٹی جمال شاہد دلخواہ کی صورت

تمنا دیکھنے کی روضۂ رضوان کی ہی کسکو
نظر مین پھرتی ہی اوس قصر عالیجاہ کی صورت

ہوا اشتیاق صانع آپ اوسکے حسن زیبا کا
عجب تھی دلربا اوس رشک مہر و ماہ کی صورت

خیال آتا ہی جسدم چہرۂ پر نور حضرت کا
مری آنکھوں مین پھر جاتی ہی نور اللہ کی صورت

دکھانا جلد صورت اپنی مجھکو یا رسول اللہ
ملے جب خاک مین اس عاشق جانکاہ کی صورت

نہ پڑتا گر تمھارے حسن عالمتاب کا پرتو
کسے مرغوب ہوتی یوسف دلخواہ کی صورت

خدا کی یاد ہی دل مین لبون پر ذکر احمد ہی
ہی طینت ظاہر و باطن مین بیت اللہ کی صورت

کرین بیخوف ہو کر روز ہم نظارۂ تربت
مجاور سے جو اوس در کی ہو رسم و راہ کی صورت

وہ ہی نام خدا شیر خدا کی نام مین عظمت
کہ شیطان بھاگتا ہی منزلون و باہ کی صورت

دعا ہی بارگاہ خالق اکبر مین شہرت کی
کہ دیکھون سرور ذیجاہ کے درگاہ کی صورت

ردیف ثائے مثلثہ

ہون تری فرقت مین حیران الغیاث
الغیاث اے نور یزدان الغیاث

مضطرب ہون یا محمد مصطفےٰ
کھول دے رخسار پنہان الغیاث

ڈوبتی ہے کشتی عمرِ رواں
موج زن ہے بحرِ عصیان الغیاث

بلبلِ نالان مدینے کا ہون مین
دور ہے مجھسے گلستان الغیاث

کر رہے ہین آب زمزم کے لیے
تشنگان آب حیوان الغیاث

دردِ دل سے مضطرب ہون مضطرب
یا نبی ہو تم ہی درمان الغیاث

ای مسیحاے دلِ درمان طلب
چارہ سازِ دردِ پنہان الغیاث

قبر مین بھی بہر دیدارِ نبی ؐ
ہم کرینگے آہ و افغان الغیاث

شہرتِ مضطر ہے در پر دادخواہ
ای شہِ مقبولِ یزدان الغیاث

ردیف جیم عربی

کیا گدا شاہ بھی سب ہین ترے در پر محتاج
ملک و جن و بشر سارے ہین پیمبر محتاج

ہے غنی ذات تری اور ہین محتاج سبھی
ای پیمبر ترے در کے ہین توانگر محتاج

عام ہے خاص ترا فیض جہان مین جاری
درِ اقدس سے پھرا کب کوئی جا کر محتاج

ہے فقیرون کو ترے رتبۂ شاہی حاصل
کب وہ مثلِ فقرا پھرتے ہین گھر گھر محتاج

جستجو خضر کو ہے کوچۂ احمد ؐ مین مُدام
اور عیسیٰ ہین زیارت کے فلک پر محتاج

ترے کوچے کے سوا جائین کدھر سرگشتے
سنگِ در پر ترے رہجاینگے مر مر محتاج

تو ہوا سرورِ کونین کریم ابن کریم
رکھ شہ دوسرا ہین کسی کا مجھے سرور محتاج

ہون شفاعت کا طلبگار گنہگار ہون مین
دور سے آیا ہون مین آپ کے در پر محتاج

اور تو کچھ نہین پاس اپنے ہے مایہ شہرت

ہان فقط رکھتا ہی ایمان کا گوہر محتاج

ردیف حاے حطی

مست کیونکر نہو عشق شہِ ابرار مین روح
مئے عرفان ہی ہمارے بدنِ زار مین روح

ہر نفس کعبۂ دل کا کرے کیونکر نہ طواف
اِسی حسرت مین توآئی ہی تنِ زار مین روح

سجدہ گاہِ نبوی سے نہ ہٹے دل یارب
اور لپٹی رہے اوس روضے کی مینار مین روح

دمبدم آل نبیؐ کا رہے اس دل مین خیال
نکلے تن سے ہوس حیدر کرار مین روح

گلِ گلزار محمدؐ سے ہی عشق اوسکو مدام
کیون نہ بلبل کی تڑپتی رہے گلزار مین روح

ربط گر اوس شہِ لولاک سے ہوتا نہ اسے
آتی انسان کے نہ زنہار تنِ زار مین روح

آپ ہوتے نہ اگر باعثِ تکوین جہان
رہتی مستور سدا پردۂ اسرار مین روح

اولیا کرتے ہین اوس در کی سدا دربانی
انبیا کی بھی کھڑی رہتی ہی دربار مین روح

جالیون مین ترے روضے کے رہیگی لپٹی
تن سے نکلیگی اگر حسرتِ دیدار مین روح

گلشن کوے مدینہ کی تمنا ہی اسے
کیون نہ بیچین رہے خلد کی گلزار مین روح

اے اجل اوس شہِ کونین سے کہدے جاکر
آئی ہی شہرتِ آپ کی سرکار مین روح

دیکھون نبی کا جلوۂ قامت کسیطرح
محشر بپا ہو آئے قیامت کسیطرح

پیدا نہوتے سرورِ عالم جو خلق مین
ہوتا عیان نہ رازِ حقیقت کسیطرح

یارب بخیر خاتمہ ہو نام مصطفےٰؐ
آئے زبان پر دمِ رحلت کسیطرح

محشر مین داغِ عشق سینے گر دکھائین ہم
نکلے نہ آفتابِ قیامت کسیطرح

ممکن نہین فراق مدینہ مین زندگی ‏ جھیلی نجائیگی یہ مصیبت کسیطرح

ضبطِ فغان جو ہجرِ نبی مین نکرتے ہم ‏ رہتی نہ کائنات سلامت کسیطرح

آسان تونے کردیے سب مشکلاتِ دین ‏ پر مجھسے ہوسکی نہ عبادت کسیطرح

یا مصطفےٰ لحد مین ہون جب آپ جلوہ گر ‏ پہچان لون مین آپ کی صورت کسیطرح

سر میرا خاک پاے محمد مین ہو دیا ‏ یارب بنے مدینے مین تربت کسیطرح

رکھ لیجے آبرو میری یا شافع الامم ‏ رہجاے حشر مین مری عزت کسیطرح

شہرت کی التجا ہی تری بارگاہ مین
یارب مدینے کی ہو زیارت کسیطرح

ردیف خاے معجمہ

گر قدم سر سے نہ اس رہ مین دِلا جا گستاخ ‏ بے ادب کوے مدینہ مین نرکھ پا گستاخ

مغفرت کا ہون طلبگار گنہگار ہون مین ‏ آئے ہین ہم تری درگاہ مین مولا گستاخ

مرتکب جرم کا ہر آن رہا تو اے دل ‏ اوسپہ اللہ سے بخشش کا تقاضا گستاخ

چشم محبوب عرب کا ہون جو مین دیوانہ ‏ مجھسے یثرب کا ہی ہر آہوِ صحرا گستاخ

ادب آموز تھا گو عشق ترا اے سرور ‏ دلِ مضطر نے مگر مجھکو بنایا گستاخ

وہ جو مِلجائے تو اسطرح سے لپٹون جا کر ‏ گل سے جسطرح ملے بلبلِ شیدا گستاخ

بے شفاعت کیے چھوڑیگا نہ شہرت دامن ‏ بے ادب بیہدہ گو کہیے اسے یا گستاخ

ردیف دال مہملہ

بیتاب رہے طالب دیدارِ محمد ‏ اچھا ہی جو اچھا نہو بیمارِ محمد

جبریل مگس ران ہین ملک اُسکے ہین دربان
کیا شان ہی اللہ رے سرکار محمدؐ

حق کہتا ہون حق کا وہ سراپا ہی سراپا
اظہار خداوند ہی اظہار محمدؐ

جب شافعِ محشر ہی تو پھر حشر کا کیا ڈر
جنت کو چلے جائینگے دیندار محمدؐ

چل سر سے دلا محفلِ میلادِ نبی مین
لازم ہی تجھے عظمتِ دربار محمدؐ

بے معرفت آسکے نہین ہو سکتا ہی عارف
اقرار خداوند ہی اقرارِ محمدؐ

کیسی چمنِ دین محمدؐ کی فضا ہی
کیون دل نہ بنے بلبل گلزار محمدؐ

ہی معجزۂ عشق سے مکہ بھی مدینہ
ہی دل مین مرے جلوۂ رخسار محمدؐ

ہنگامۂ یوسف تو رہا مصر مین چندے
تا حشر رہے گرمیِ بازار محمدؐ

کہلائین فلک رتبہ نہ کیون اہل مدینہ
ہی عرش بَرین سایۂ دیوار محمدؐ

چاہی جو دمِ رحلت مین بھی امت ہی کی بخشش
تھے صرفِ دعا وہ لبِ گفتار محمدؐ

مطلوب ہی طالب کا محمدؐ کی طلب مین
کسطرح نہ عارف ہو طلبگار محمدؐ

دکھلا دے محمدؐ نے مجھے اللہ کا جلوہ
اللہ دکھا دے نہ مجھے دیدار محمدؐ

ہی باعثِ صد فخر اِس آقت کی غلامی
شہرت ہون سراپا مین پرستار محمدؐ

ہی مصحفِ ناطق رخِ نیکوے محمدؐ
اور موبمو تفسیر ہی گیسوے محمدؐ

آنکھین ہین جو محوِ سرِ گیسوے محمدؐ
ہر تارِ نظر چشم مین ہی موے محمدؐ

یاد آ گیا گلشن مین گلِ روے محمدؐ
جو پھول کھلا اوس سے اُٹھی بوے محمدؐ

دل طالبِ رحمت ہی تو جان محو شفاعت
وہ سوے خداوند ہے یہ سوے محمدؐ

محراب عبادت کا بڑھے اور بھی رتبہ
کعبہ مین لگا دیجیے ابروے محمد

ہی نامۂ اعمال مین میرے جو سیاہی
ہی نقطۂ سودا اسے دو گیسوے محمد

کہتی ہی یہ بلبل گل و سنبل سے چمن مین
وہ روے محمد ہی یہ گیسوے محمد

ہوتا ہی یہ مجھکو سحر و شام سے روشن
وہ روے محمد ہی یہ گیسوے محمد

کیا جلوۂ مہتاب ہی کیا ہی شب یلدا
وہ روے محمد ہی یہ گیسوے محمد

نور ید بیضا و عصا نے کف موسے
وہ روے محمد ہی یہ گیسوے محمد

ابرو ہی اگر نون تو پھر صاد ہین آنکھین
اسلام کا ہی لام وہ گیسوے محمد

منکر ہے مری نعت سے کیون فرقۂ نجدی
خود خالق اکبر ہی ثناگوے محمد

لکھی ہی جو ہمنے یہ غزل نعت مین شہرت
آتی ہی ہر اک حرف سے خوشبوے محمد

ہر لفظ ہی اس کا گل گلزار پیمبر
ہر شعر ہی اک سرو لب جوے محمد

ردیف ذال معجمہ

مدح رسول سے ہی زبان و دہان لذیذ
خوشتر ہی ہماری فکر ہمارا بیان لذیذ

تا زیست اپنے تارک لذت رہے نبی
کھائی غذا نہ آپ نے کوئی یہان لذیذ

دنیا کی نعمتون مین نہین ذوق باطنی
ظاہر ہی ظاہر اسکا ہی اے مہربان لذیذ

پاتے ہین سامعین عجب لطف کا مزا
ذکر رسول کی ہی ہر اک داستان لذیذ

جو ذائقہ مدینے کے خرمے مین پاتے ہین
ایسا نہوگا ایک بھی سیب جنان لذیذ

ذکر لب حبیب مین گر شعر کچھ لکھون
مضمون ہو میرا قند صفت بیگمان لذیذ

کیونکر نہ شہرت اپنی زبان چاٹتا رہے
ہی بسکہ نامِ پاکِ شہِ مرسلان لذیذ

ردیف راے مہملہ

چہرہ دکھلاؤ مجھے برقِ تجلا ہو کر
طالب دید ہون مین آپ کا موسا ہو کر

دیکھکر حسن وجمالِ رخِ زیباے نبی
رنگ بدلا گلِ خورشید نے حربا ہو کر

دم لبون پر ہی خبر لو مری محبوب خدا
دمِ احیا کو چھپاؤ نہ مسیحا ہو کر

عشقِ لب مین مجھے دعوا تھا مسیحائی کا
گوشۂ زلف مین ہم رہ گئے موسا ہو کر

جان بلب آپ کے ہین تشنۂ دیدارِ جمال
پانی پیاسون کو پلاتے نہین دریا ہو کر

دشتِ پرخار مین گر آپ نے چاہا پانی
سوتے پانی کے وہان بہ گئے چشما ہو کر

آہوؤن کے قدم آنکھون سے لگا کر چومون
جاؤن یارب جو مدینے کے مین صحرا ہو کر

فرقتِ ساقیِ کوثر مین جو رونا آیا
بہ گیا پنبۂ گردون کفِ دریا ہو کر

حسن نے ماہ کا ہالے مین دکھایا عالم
بیٹھے اصحاب جو گردِ آپ کے حلقا ہو کر

دم مین پھر آئے سرِ عرشِ معلی اسے حضور
نہ پھرے چرخِ چہارم سے مسیحا ہو کر

قامت وعارضِ احمد کا ہون عاشق شہرت
خلد مین جاؤنگا مین سایۂ طوبا ہو کر

تیری رحمت کا جو ہو جائیگا سایا ہم پر
پھول بنجائیگا دوزخ کا شرارا ہم پر
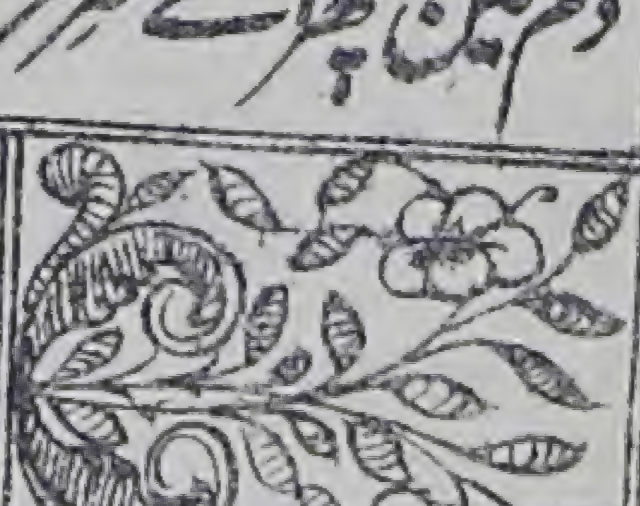
رشک کے مارے ہزارون لبِ ساحل مرجائین
موجزن ہو تری رحمت کا جو دریا ہم پر

لیچل اے جذبِ جنون دشتِ مدینہ کی طرف
جوشِ وحشت کا نہایت ہی تقاضا ہم پر

مغفرت آپ جو فرمائیں سبکسار ہون ہم
ہی بہت بار گنہ بار خدایا ہمپر

سامنا برقِ بلا کا ہی خدا خیر کرے
کیجیے چشمِ کرم ای مرے مولا ہمپر

ہی نگہبان خداوندِ دو عالم اپنا
آسمان ٹوٹ پڑے غم نہین سارا ہمپر

مجھ گنہگار پہ بھی چشمِ کرم ہی شہرت
ہی یہ احسان بڑا شاہِ ہدیٰ کا ہمپر

ردیف زائے معجمہ

ہی حضرتِ رسولِ خدا کا بیان دراز
القصہ مختصر کہ یہ ہی داستان دراز

جس بزم مین ہو نورِ محمد کی روشنی
کیونکر رہے خموش نہ شمعِ زبان دراز

کہتے ہین دیکھکر ترے دیوانے یا نبی
یارب ہو عمر گیسوئے عنبر فشان دراز

تم پھیر دو قلم تو یہ قصہ ہو مختصر
ازبس ہی نامۂ عملِ عاصیان دراز

ہم عاصیون کے واسطے اللہ کے سامنے
دستِ دعا کیے ہین شہِ مرسلان دراز

غم کچھ نہین گناہ جو میرے ہین بیحساب
رحمت ہی اے کریم تری بیکران دراز

مدحِ رسول تجھسے ہو شہرت کہان تلک
کوتاہ تیری عمر ہی یہ داستان دراز

ردیف سین مہملہ

الٰہی دفن مدینے کے ہون دیار کے پاس
مزار میرا پیمبر کے ہو مزار کے پاس

بھری رہے مرے سر مین ہوا مدینے کی
نہ آئے اور ہوا کوئی اس غبار کے پاس

الٰہی ہند سے لیچل مجھے مدینے مین
بٹھا دے دھوپ سے تو نخلِ سایہ دار کے پاس

نہ داغ عشق ہمیں کبھی ہوا افسردہ
خزان نہ آئے ہمارے کبھی بہار کے پاس

ہزار شکر ہوا خاتمہ بخیر مرا
جو آپ آئے دمِ نزع خاکسار کے پاس

یہی ہے آس مجھے تمسے یا نبی اللہ
کہ قبر مین بھی رہو تم مجھے ادنار کے پاس

اسی سبب سے قیامت کے دن ملونگا مین
رہونگا چشمۂ کوثر کے آبدار کے پاس

کھلا نہ خلد مین بھی اوسکا غنچۂ خاطر
جو ایکدم کوئی بیٹھا ہو مجھ فگار کے پاس

یہی ہے شہرتِ عاصی کی التجا حضرت
بلانا حشر کے دن تم مجھے پکار کے پاس

ردیف شین معجمہ

گو دل سے ہو سب عالمِ ایجاد فراموش
پر شافعِ محشر کی نہ ہو یاد فراموش

تم ہی تو دبستانِ ازل کے ہو معلّم
کرتا ہے کوئی بھی حقِ اُستاد فراموش

تصویر محمدؐ کی نہ پوری کھنچی اوس سے
رُخ بھولا مگر کر گیا بہزاد فراموش

اللہ جو محبوب تجھے اپنا بنا دے
کیونکر ہو ترا حسنِ خدا داد فراموش

ہون مرغِ نواسنج مین گلزار نبیؐ کا
کرتا نہ مجھے گلچین ہے نہ صیاد فراموش

گر ایک نظر دیکھ لے تصویر محمدؐ
شیرین کا تصور کرے فرہاد فراموش

ہر آن اَرِنی کی ہے فریاد زبان پر
حسن رکھیے مگر نہ مری فریاد فراموش

گر دیکھ لے وہ قامت و رخسار محمدؐ
بلبل کو ہو گل قمری کو شمشاد فراموش

اے شافعِ محشر یہی کہہ رکھتا ہے شہرت
تم حشر مین کرنا نہ مری یاد فراموش

ردیف صاد مہملہ

عشق احمد نہین جس دل مین وہ ہی دل ناقص
خالی لیلی سے جو محمل ہی وہ محمل ناقص

روے محبوب خدا سے تجھے نسبت کیا ہی
تیری صورت ہی بہت ای مہِ کامل ناقص

ہند سے جانب یثرب مجھے لیچل یارب
سرزمین یہان کی نہین خوب ہی گلِ ناقص

ہمسری کا ہی تجھے عارض احمد سے خیال
کیا ہی دعوا ترا خورشید ہی باطل ناقص

سارے عیبون سے مبرا ہی ترا حسن ملیح
بدنِ پاک پہ کوئی بھی نہین تلِ ناقص

ذرہ کو چاہے تو وہ مہر درخشان کردے
جو نہ چاہے تو نہووے کبھی کامل ناقص

آپ کی چشم عنایت ہو تو کامل ہو جاے
گو جہان مین ہی ترا شہرتِ مائل ناقص

ردیف ضاد معجمہ

ہی دو جہان مین مجھے بس یہی خدا سے غرض
کہ جان و دل مین رہے عشق مصطفے سے غرض

کوئی کسی کا ہو مین شیفتہ نبی کا ہون
مجھے ہی کام سے کام اپنی مدعا سے غرض

ہزار شکر کہ احمد کے کوچے کا سگ ہون
غرض ہی شاہی سے نہ سایۂ ہما سے غرض

شگفتہ رہتے ہین گلہاے داغ عشق نبی
نسیم سے مجھے مطلب نہ کچھ صبا سے غرض

بر آئی حاجت دل نام جب نبی کا لیا
نہ الکی میری کسی بندۂ خدا سے غرض

نہ راضی روضۂ رضوان سے ہون نہ خلد سے خوش
مجھے مدینہ کے ہی باغ دلکشا سے غرض

شفا بدست خدا ہی دوا بدست نبی
نہ شہرت اب رہی ہمکو کسی دعا سے غرض

ردیف طائے مہملہ

یا نبی ہمنے لکھے اکثر خط / روز قاصد گیا ہی لیکر خط

چاہیے اپنا بندۂ بے دام / ہون ملازم تمہارا لئے سر خط

ہون ازل سے مین آپ کا چاکر / خطِ تقدیر ہی مرا سر خط

کہین بھیجون مگر مدینہ کو / لے اوڑا ہی مرا کبوتر خط

یا نبی تم خدا کے ہو محبوب / تمکو بھیجون بھلا مین کیونکر خط

کون لیجائیگا مدینے تک / ہوگیا لکھتے لکھتے دفتر خط

رخِ احمد کی اسمین ہی تعریف / سیرِ مصحف کے ہی برابر خط

جلد بلوائیے مدینے مین
بھیجو شہرت کو ای پیمبر خط

ردیف ظائے معجمہ

جسکا ہو حفظِ مصطفےٰ حافظ / اسکے ہی حفظ کا خدا حافظ

جسکی کشتی کے ناخدا ہون نبیؐ / اسکے بیڑے کا ہی خدا حافظ

یاد ہی مصحفِ رخِ احمد / کون ہی مجھسا دوسرا حافظ

آفتون سے بچا رہونگا مین / مجھکو وردِ زبان ہی یا حافظ

جاتا ہون ہند سے مدینے کو / اے بتو ہی مرا خدا حافظ

روے احمد کا جسکو دھیان ہوا / بس وہ قرآن کا ہوگیا حافظ

مین تو شہرت نبیؐ کا ہون مداح

کیون نہ شاگرد ہو مرا حافظ

ردیف عین مہملہ

جان سے گی ایک دن میری مدینے کی طمع
ہے وہ کافر جسکو ہووے کچھ بھی جینے کی طمع

اوس لبِ شیرین کا گر ہو آبِ پس خوردہ نصیب
کب رہے پھر قند کے شربت پینے کی طمع

ہے گلِ ایمان و دین کا اولین عطرِ بہار
اسلیے ہے مجھکو حضرت کے پسینے کی طمع

اوسکے قدمون پر جھکے سر کو یہی ہے اشتیاق
اوسکے سینے سے ملے بس ہے یہ سینے کی طمع

کاش بحرِ مغفرت مین ڈوب کر ابھرے نہ پھر
ہے یہی شہرت کے عصیان کے سفینے کی طمع

ردیف غین معجمہ

عشق احمد کا جلاے دلِ رنجور چراغ
کہ رہے روغنِ ایمان سے وہ معمور چراغ

جب گنہگارِ محمد کے چلے سوے بہشت
آگے آگے چلے دکھلاتی ہوئی حور چراغ

شمع عشقِ رخِ احمد ہے ہمارے نزدیک
کہ وہ عشاق کے مرقد سے رہے دور چراغ

دل مین ہے عشقِ رخ و عارضِ روشن کا ترے
ہے شبستان مین بھرے قلب کے پر نور چراغ

سوے تابانِ نبی دیکھکے ہو جب تا ہے
شرم سے دامنِ فانوس مین مستور چراغ

گیسوؤن مین رخِ محبوبِ خدا یون روشن
جیسے روشن ہے میانِ شبِ دیجور چراغ

تیری ہی جلوۂ عارض کی تجلی وہ تھی
دیکھا جو حضرتِ موسیٰ نے سرِ طور چراغ

ہے دعا خالقِ اکبر سے یہی شہرت کی
روشنِ ایمان کا ہو تا بدمِ صور چراغ

ردیف فاء

دمبدم دوڑتا ہے ہاتھ گریبان کی طرف
لے چل اے جذب مدینے کے بیابان کی طرف

ہاتھ پھیلے تو سوئے روضۂ اقدس پھیلے
پانون دوڑے تو مدینے کے بیابان کی طرف

پر لگادے مجھے ای وحشت دل بہر خدا
اوڑ کے جا پہونچون مین یثرب کی گلستان کیطرف

ای نبی کیجیے امداد دم نزع مری
آئے شیطان نہ اس آلودۂ عصیان کیطرف

روز روشن کو کیا نالۂ دل نے شب تار
پھیر دیجے چہرۂ روشن شب ہجران کی طرف

لعل بے قدر ہو جھوٹھا نظر آئے موتی
دیکھ لین آپ کے گر وہ لب و دندان کی طرف

کاش ملجاے مدینے کی گدائی مجھکو
پھر نہ دیکھون مین کسی شاہی شاہان کی طرف

دین اسلام ہے نزدیک خدا کے پیارا
کیون نہ شہرت ہے اللہ مسلمان کی طرف

سب کا قصور تمنے جہان مین کیا معاف
میری خطا معاف نہ کیون کی خطا معاف

یا مصطفے مٹا دو ہمارے گناہون کو
کرتے ہین سب گناہون کو اہل عطا معاف

انسان پہ بار دین بھی ہے بار آخرت
کوڑی کسی کی ہوگی نہ روز جزا معاف

آیا ہے در پہ آپ کے اب یہ قصوروار
کردو خطا ہماری شہ دوسرا معاف

اللہ بھی کریم رسول اوسکا بھی کریم
شہرت مری یہ دونون کرینگے خطا معاف

ردیف قاف

ہے ازل سے طالب و مطلوب پر ایماے عشق
عشق کو پرواے حسن اور حسن کو پرواے عشق

عشق احمد کی بدولت عشق عالم مین ہوا
ایک قطرہ بڑھتے بڑھتے ہوگیا دریاے عشق

گرم بازاری تجلی نے یہ کی آفاق مین
طور پر موسی کو جاکر ہوگیا سوداے عشق

عمر ہی کوتاہ اور راہِ مدینہ ہی دراز
جائین کیونکر ہم مگر لیجائے تو لیجائے عشق

دل ہوا آئینہ تو ہو صورت نبی کی جلوہ گر
پردۂ دل ہی حجابِ دیدۂ بینائے عشق

تھا احد کا عشق مطلق بحر ناپیدا کنار
میم احمد سے بنا ہی ساحلِ دریائے عشق

ہو گیا ثابت طلب سے یہ مجھے مطلوب کے
حسن بے پردہ ہوا تو بڑھ گیا سودائے عشق

جان و دل سے ہی مرا محبوب محبوبِ خدا
کیا تکلف ہی کہ میرا عشق ہی بالائے عشق

آگ لگ اٹھیگی ای ثابت جلیگا دو جہان
دامنِ دل سے جو بھڑکے آتشِ سودائے عشق

ردیف کاف تازی

لینا نہ زبان سے کبھی نامِ شہِ لولاک
جب تک کہ نہ دل مین ہو مقامِ شہِ لولاک

جو حکمِ محمد ہی وہی حکمِ خدا ہی
اللہ کا ہی قول کلامِ شہِ لولاک

ملتی ہوئی ہی شانِ نبی شانِ خدا سے
اللہ کے ہی پاس قیامِ شہِ لولاک

جز اسکے نہین اور تمنا مری یارب
ہو خاتمہ بالخیر بنامِ شہِ لولاک

ثابت کلفِ ماہ سے ہی داغِ غلامی
قنبر سا قمر بھی ہی غلامِ شہِ لولاک

گلشن مین درود آپ پہ ہر گل نے پڑھا ہی
ہر نخل بجا لایا سلامِ شہِ لولاک

منہ چوم لیا حورون نے خوش ہو کے ہمارا
نکلا جو زبان سے مرے نامِ شہِ لولاک

جز طاعتِ حق کام نہ تھا انکو جہان مین
مسجد بھی مصلا تھا مقامِ شہِ لولاک

دم مین وہ گئے عرش برین فرش زمین سے
کیا کوچ تھا کیسا تھا مقامِ شہِ لولاک

آنچ آتشِ دوزخ کی حرام اوسپہ ہو بیشک
کافر بھی جو لے صدق سے نامِ شہِ لولاک

بھیجا کرون ہر رات درود اوس پہ مین شہرت
ہر روز بہ مجھے آئے سلامِ شہِ لولاک

ردیف لام

قول اللہ ہی قرآن رسولِ مقبول
بندہ ہی تابع ایمانِ رسولِ مقبول

نعمتِ حق سے ہی پُر خوانِ رسولِ مقبول
ہو زہے قسمت مہمانِ رسولِ مقبول

ہر گل و غنچہ سے آتی ہی نبی کی خوشبو
ہر دو عالم ہی گلستانِ رسولِ مقبول

جان مین کسکے نہین منتِ محبوبِ خدا
دل مین کسکے نہین احسانِ رسولِ مقبول

اوسکا جو حکم ہی وہ حکم خدا ہی بیشک
حق کا فرمان ہی فرمانِ رسولِ مقبول

سوزِ فرقت نے دیا شمع صفت مجھکو فروغ
خانۂ دل ہی شبستانِ رسولِ مقبول

خضر ظلمات مین سرگشتہ پھرے کیون پیاسا
دیکھے گر چشمۂ حیوانِ رسولِ مقبول

نُو طبق چرخ کے ہین زینۂ بامِ حضرت
عرش ہی پایۂ ایوانِ رسولِ مقبول

ہوئی معراج بجز اوسکے کسی کو نہ نصیب
اللہ اللہ زہے شانِ رسولِ مقبول

گیسوِ حور کی زنجیر مجھے پہنا دو
کہ مین ہون سلسلہ جُنبانِ رسولِ مقبول

چشمِ سر کو جو کیا بند کھلا دیدۂ دل
نظر آیا چمنستانِ رسولِ مقبول

شام ہی اوسکی سیہ زلف کی اک پرچھائین
صبح ہی خندۂ دندانِ رسولِ مقبول

کیا لطافت مین کہون حسن شہِ والا کی
نور تھا نورِ تن و جانِ رسولِ مقبول

کیا کہون کیفیتِ حسن و جمالِ نبوی
شانِ اللہ تھی ہر آن رسولِ مقبول

جسکو سب کہتے ہین جنت کی فضا اے شہرت

ہر وہ اک گوشۂ دامانِ رسولِ مقبول

ردیف میم

خاکِ راہِ قدمِ صاحبِ لولاک ہین ہم
گوہرِ تاجِ سرِ عرش ہین گو خاک ہین ہم

خاکسارانِ مدینہ سے یہ آتی ہی صدا
حورین آنکھون مین جگہ دیتی ہین وہ خاک ہین ہم

ڈوبنے کا نہین کچھ ڈر کہ محمد ہین شفیع
بحر مین رحمتِ غفار کی تیراک ہین ہم

گل و ریحان جہان کی نہین خواہش ہمکو
باغِ یثرب کے چمن کے خس و خاشاک ہین ہم

بار بار آپ یہ جبریل سے فرماتے تھے
غمِ اُمت کے گنہگارون سے غمناک ہین ہم

پستیِ پا و فرازِ سر حضرت کا ہی قول
زینتِ روے زمین رونقِ افلاک ہین ہم

گرمیِ مہرِ قیامت کا نہین ڈر **شہرت**
ذرۂ خاکِ جنابِ شہِ لولاک ہین ہم

دلمین تصوّر اوس رخِ انور کا لائین ہم
داغِ جگر کو مہرِ منور بنائین ہم

آئے طلب کہین تو مدینے کو جائین ہم
آنکھون کا فرش راہ مین اوسکی بچھائین ہم

جلوہ رخِ حبیب کا گر دیکھ پائین ہم
پردے مین اپنے دیدۂ دل کے چھپائین ہم

وہ دن تو ہون کہ خاک پہ روضے کی جا پڑین
رضوان جو خُلد مین بھی بُلائے نجائین ہم

یا شاہِ دین جو آپ قدم رنجہ کیجیے
آنکھون کو زیرِ پاے مبارک بچھائین ہم

یارب ہو کاش کحلِ بصر اوس گلی کی خاک
آنکھون مین سرمۂ درِ حضرت لگائین ہم

دیکھین اِن آنکھون سے چمنِ طیبہ کی بہار
جھونکے ہواے گلشنِ یثرب کے کھائین ہم

ہو جائے گر نصیب زیارت زہے نصیب
گلہاے داغِ دل سرِ تربت چڑھائین ہم

ساکن ہین ہم تو دشت مدینے کے اے جنون
یان خضر بھی جو آئین تو رستا بتائین ہم

مرنے پہ ہمکو خوف نکیرین کچھ نہین
آئین تو بے نقط او نھین کیا سنائین ہم

وہ دن بھی ہو کہ نذر زرِ داغِ دل کرین
قدمون پہ اشک چشم کے گوہر لٹائین ہم

جاتا ہی حاجیون کا مدینے کو قافلہ
افسوس ہم تڑپتے رہین اور نجائین ہم

حضرت نے سب اوٹھا لیا امت کا جو بوجھ
اب سر پہ کیون گناہون کی گٹھری اٹھائین ہم

گر جلوہ گر ہون کنج لحد مین ہمارے آپ
فوراً جمالِ پاک کو پہچان جائین ہم

دل کی غشی ہو دور زیارت جو ہو نصیب
جب آپ آئین ہوش مین کیونکر نہ آئین ہم

شہرت زبان دل سے یہ مصرع پڑھا کرو
وہ دن خدا کرے کہ مدینے کو جائین ہم

احمد مرسل رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم
حامی امت شافع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
قبلۂ جن و کعبۂ آدم صلی اللہ علیہ وسلم
حسن سراپا نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
بدھنا کینہس جب سنسار تمسے بیو دو جگ اوجیارا
الکھ روپ محبوب پیارا صلی اللہ علیہ وسلم
غوث و قطب پیمبر سارے ٹھارے ہین دربار تیہارے
اے پاپن کے تارن ہارے صلی اللہ علیہ وسلم
یثرب نگری کے بسویا اے دانی پرکھن کے سہیا

اے مرے میان علی جی کے بھیّا صلی اللہ علیہ وسلم

فاطمہ بی بی کے بابا دولارے حسن حسین کے نانا پیارے

آیا ہون مین تیہارے دوآرے صلے اللہ علیہ وسلم

اے بکینٹھ بھوم کے راجا اے سب راجن کے سرتاجا

سن لو دکھ کا میرے سماجا صلی اللہ علیہ وسلم

رین اندھیری دکھ ہین گھنیرے ٹھگ بٹوار باٹ ہین گھیرے

ٹھاڑی ہون مین دوارے تیرے صلی اللہ علیہ وسلم

جوت جمال جو دیکھن پاؤن لیہون بلیّا بَل بَل جاؤن

پڑھ پڑھ کے یہ بین سناؤن صلے اللہ علیہ وسلم

مونس و یاور شافع محشر اے مرے والی اے مرے سرور

اے بکینٹھ کے ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

کر جورت ہے بنتی کرت ہی سر گرت ہی پَیان پرت ہی

شہرت ہر ہر سانس بھرت ہی صلے اللہ علیہ وسلم

کیا کہین ہم تمھین کہ کیا ہو تم
خاص محبوب کبریا ہو تم

تمسے روشن ہی بزم کون و مکان
شمع نورانیِ خدا ہو تم

تمھین اول بھی ہو تمھین آخر
تم خبر بھی ہو مبتدا ہو تم

بخدا ای مسیح بیماران
درد دل کی مرے دوا ہو تم

کہتے تھے دیکھ کر تمھین اصحاب
حسن مین ماہ سے سوا ہو تم

تمسے پیدا ہوئے ہین ارض وسما
باعث بود دوسرا ہو تم
خضر و عیسیٰ نے بھی کہا تمسے
قبلۂ و کعبہ پیشوا ہو تم

کردو شہرت یہ عرصت کی نگاہ
دونون عالم کے مقتدا ہو تم

ہون رہِ شوق مین ثابت جو ترے یار قدم
دور طیبہ نہین نزدیک ہی دو چار قدم
ہاتھ مین دامنِ حضرت نہین ہوگا جب تک
ہم درِ خلد یہ رکھین گے نہ زنہار قدم
نہ رہ دین مین چلے شوق سے اک گام کبھی
آہ یہ کیسے ہمارے ہین گنہگار قدم
سے کے بھل طیبہ کو آداب سے جاتے ہین ولا
ہر گز اس رہ مین نہ تو بےادب اب یار قدم
دلمین کفار کے کٹے جاتے تھے ہنگام خرام
دم خنجر تھے نبیؐ کے دمِ رفتار قدم
ہمنے چھانی ہی بہت خاک مدینہ پھر کر
کیون نہ آنکھون سے لگائین مرے زوار قدم
وادیِ شوق مین جاتا ہون جو مین دیوانہ
چومتے ہین مرے صحرا کے سبھی خار قدم
یا نبی ہم جو کبھی کرلین زیارت اکبار
چومین کس شوق سے ہم آپکے ہر بار قدم

سر اور آنکھون سے مدینے کو چلونگا شہرت
غم نہین کانٹون سے ہو جائین جو افگار قدم

ردیف نون

گنہگارون پہ جب وہ نگاہ کرتے ہین
خدا سے عذر رہِ اہلِ گناہ کرتے ہین
ہمیشہ پوچھتے ہین ہم تمھارے گھر کا پتا
تمھارے زائرون سے رسم و راہ کرتے ہین
جو حال زار مرا دیکھتے ہین وہ حضرت
تو ہاتھ اُٹھا کے خدا کی پناہ کرتے ہین

سنا ہی جب سے تمہین ہمنے شافع امت
گناہ اور بھی ہم رو سیاہ کرتے ہین

شفیع روز جزا تم ہو یا حبیب اللہ
خطا معاف بہت ہم گناہ کرتے ہین

فقیر در کا ہون تیرے اے شہا کرم کی نگاہ
کرم فقیرون پہ سب بادشاہ کرتے ہین

کلام حق ہے کلام محمد عربی
یہ کلمہ حق ہے خدا کو گواہ کرتے ہین

زمین نعت مین نا پڑھتے ہین ہم جو جو نئی کہے شعر
ملک فلک پہ بھی سب واہ واہ کرتے ہین

شفیع نام محمد غفور نام خدا
اسی بھروسے پہ شہرت گناہ کرتے ہین

نور احمد کے سوا شمس و قمر مین کچھ نہین
اوسکے جلوے کے سوا آتا نظر مین کچھ نہین

گلشن یثرب کی جانب اوڑ کے جائین کس طرح
طاقت پرواز اپنے بال و پر مین کچھ نہین

دیجیے کس سے لب و دندان حضرت کی مثال
لعل مین رنگت چمک آب گہر مین کچھ نہین

کچھ نظر آیا نہ جذب نالۂ دل کا اثر
یا نبی تاثیر کیا آہ جگر مین کچھ نہین

رو چکے ہم خوب سا عشق حبیب پاک مین
اب بغیر از لخت دل اس چشم تر مین کچھ نہین

بھر امت کرتے ہین حق سے دعاے مغفرت
اس سوا حسرت دل خیر البشر مین کچھ نہین

شہرت انسان کو ہمیشہ ہو تلاش راہ دین
فائدہ دنیاے دون کے درد سر مین کچھ نہین

تھا راز محمدؐ کے یہی جلوہ گری مین
آنا تھا اوسے آپ لباس بشری مین

کیا صل علی ہے رخ پر نور کا جلوا
حورون مین یہ عالم ہے نہ یہ حسن پری مین

لیچل مجھے اے جذبۂ عشق اوسکے مکان تک
کب تک پھرون بھٹکا ہوا اس دربدری مین

ہے خانۂ دل منزلِ محبوبِ دوعالم — خورشید نہان ہے مرے داغِ جگری مین
ہونٹھون تلک آئے تو جلے عرشِ معلےٰ — یارب وہ اثر دے مری آہِ سحری مین
سودا ہے اسیرِ زلفِ نبی مین ہو بسر عمر — موت آئے الٰہی اسی آشفتہ سری مین
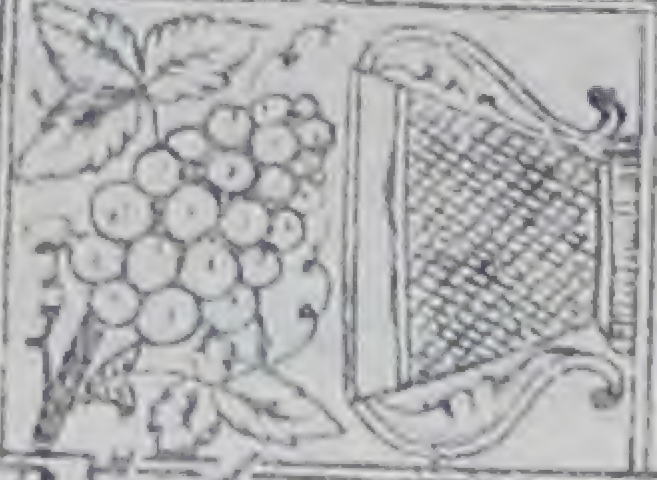
ہر لختِ جگر غیرتِ یاقوت ہے شہرت
کیسی ہے تڑپ سیر سے عقیقِ جگری مین

ہے شوق یہ دلمین یہ جنون ہے مرے سر مین — ہون حاجیون کے ساتھ مدینے کے سفر مین
ہو صرف مری عمر مدینے کے سفر مین — آئے جو اجل بھی تو اسی راہگذر مین
روضے مین خیال آیا جو دندانِ نبیؐ کا — آنسو بنے گوہر صدفِ دیدۂ تر مین
جاتا ہے سوئے عرش مرا نالۂ سوزان — دھونی مین لگا بیٹھا ہون اللہ کے گھر مین
بے شبہہ قیامت مین شفاعت وہ کرینگے — کچھ جھوٹ نہین مخبرِ صادق کی خبر مین
اوس سرورِ دانا پہ ہے مرا قمری دل محو — ہے شاخ نشیمن مری طوبیٰ کے شجر مین
دیکھا ہے جو حسنِ رخِ محبوبِ دوعالم — محبوب سماتا نہین اب کوئی نظر مین
پروانہ رہا دل مرا اوس شمعِ ہدا پر — گیسوے نبی کا رہا سودا مرے سر مین
ہے مثلِ اویسِ قرنی حال ہمارا — دل مین ہے وہی چوٹ وہی درد جگر مین

کیونکر نہ اوسے فخرِ اب و جد کہون شہرت
پیدا ہوا ایسا کوئی انسان نہ بشر مین

قولِ جبریلِ امین در شبِ معراج بسوالِ ملائکۂ ملاءِ اعلیٰ

بادشاہِ دوسرا یہ ہی تو ہین — خاصِ محبوبِ خدا یہ ہی تو ہین

لوح پر جنکا لکھا تھا نام پاک
وہ محمد مصطفےٰ یہ ہی تو ہین

جنکی اُمت کا ہی مرحومہ خطاب
وہ رسولِ مجتبےٰ یہ ہی تو ہین

شان مین لولاک آیا جنکے ہے
مالکِ تاج ولوا یہ ہی تو ہین

احمدِ بے میم جنکا ہی لقب
وہ نبی نامِ خدا یہ ہی تو ہین

خلقتِ عالم ہوئی جنکے سبب
دیکھ لو انکو ذرا یہ ہی تو ہین

پڑھتے ہین جن و ملک جن پر درود
مرحبا صل علےٰ یہ ہی تو ہین

اُمتی سب جنکے ہونگے جنتی
شافعِ روزِ جزا یہ ہی تو ہین

آج جنکی یہ شبِ معراج ہی
کیا کوئی ہی دوسرا یہ ہی تو ہین

اقتدا سے جنکے ہمورہ ملی
وہ سبھونکے مقتدا یہ ہی تو ہین

ہی خدا مشتاق جنکے وصل کا
وہ حبیبِ کبریا یہ ہی تو ہین

معجزہ سے جنکے مہ شق ہوگیا
دیکھ لو وہ مہ لقا یہ ہی تو ہین

حشر مین جنکے شفاعت کی ہی دھوم
شافعِ روزِ جزا یہ ہی تو ہین

اور کسکی کیجیے شہرت صفت
لائق مدح و ثنا یہ ہی تو ہین

ردیف واو

مقبول یا الٰہی مرا یہ کلام ہو
پہلے نبی سے حشر مین میرا سلام ہو

وصفِ مدینہ ہم کرین وہ طور کا بیان
آئین اگر کلیم تو انسے کلام ہو

یا مصطفےٰ بلائے مجھے لینا حضور مین
خلقت کا جبکہ حشر کے دن ازدحام ہو

حاضر ہون دست بستہ تمھاری جناب مین — مولا کی بندگی سے نہ باہر غلام ہو

دلمین ولا رہی ہے اصحاب و آل کی — ورد زبان جناب محمد کا نام ہو

اشعار نعتیہ وہ لکھون مدح شاہ مین — قابل درود پڑھنے کے میرا کلام ہو

شہرت کرو نہ ہند مین مٹی خراب تم
دیکھو مدینہ عازم بیت الحرام ہو
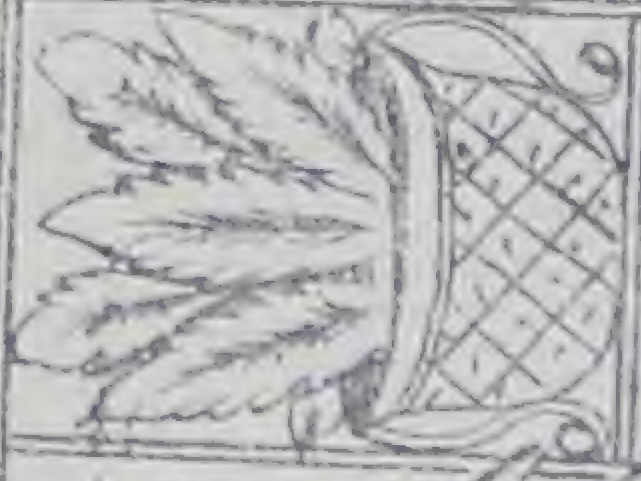
چلون بیت مقدس کو سفر ہووے تو ایسا ہو — مدینے مین رہون چلکر جو گھر ہووے تو ایسا ہو

ضیائے روئے انور دیکھ کر جن و ملک بولے — خدا کی شان ہے پیدا بشر ہووے تو ایسا ہو

در اقدس پہ جھکجائے چلے راہ مدینہ مین — قدم ہووے تو ایسا ہو جو سر ہووے تو ایسا ہو

دکھاسے بیحجابانہ وہ رخ محبوب پاک اپنا — مرے نالون مین گر یارب اثر ہووے تو ایسا ہو

ہوائے شوق اوڑا کر خط مدینے لیگئے پیلا — تمنا ہو تو ایسی نامہ بر ہووے تو ایسا ہو

شب معراج دم مین لامکان جاکر وہ پھر آئے — پیمبر ہو تو ایسا ہو سفر ہووے تو ایسا ہو

رہ کوے مدینہ مین ہمارا دفن ہو لاشا
مراد دنیا سے اے شہرت سفر ہووے تو ایسا ہو

نہ چھپا عاشق بیمار سے رخسارون کو — رکھ نہ فردوس سے محروم گنہگارون کو

صحبت حور مکان خلد کا رہنے کے لیے — کرے اللہ مبارک ترے دیندارون کو

دیکھ لین سرور عالم کا جمال انور — لائیے حضرت یوسف کے خریدارون کو

بت پڑھین کلمۂ توحید ترا دیکھ کے رخ — برہمن پھینکدین سب توڑ کے زنارون کو

سنکے اوس مخبر صادق سے بیان معراج — ہوگئی عید بشاشت کے سبب یارون کو

اللہ اللہ یہ بزرگی کہ ملائک سارے
جُھک کے کرتے ہین سلام آپ کے زوّارونکو

مہر عارض کی تجلّی نے تری ای سرور
دی ضیا ماہ کو پُر نور کیا تارون کو

کسقدر الفت عاصی کی ہی حضرت کو تلاش
ڈھونڈتے پھرتے ہین دوزخ مین گنہگارونکو

جز محمدؐ کوئی حامی نہین ہوگا شہرت
اک شفاعت کا بھروسا ہی گنہگارونکو

ردیف ہائے ہوز

غمِ ہجران کا صدمہ مت کہاؤ یا رسول اللہ
مدد کو جلد پہونچو آؤ آؤ یا رسول اللہ

نقابِ عارضِ پنہان اُٹھاؤ یا رسول اللہ
فروغِ شمعِ یزدانی دکھاؤ یا رسول اللہ

تمہاری سرمگین آنکھون کا کشتہ ہون ازل سے مین
مجھے مت اپنی نظرون سے گراؤ یا رسول اللہ

بہت تعریف ہم تو بادۂ اطہر کی سنتے ہین
کوئی ساغر ہمین بھی تم پلاؤ یا رسول اللہ

نہو یون ہند مین آکے مٹی مری برباد حسرت سے
نہ مجھکو خاک مین یان کی ملاؤ یا رسول اللہ

پڑا ہی درپئے ایمان مرے شیطان دمِ آخر
خدا کے واسطے بالین پر آؤ یا رسول اللہ

یہی کہتا ہی ہر دم شہرت مشتاق رو رو کر
مدینے مین مجھے جلدی بلاؤ یا رسول اللہ

سونگھا نکہت گلعذارِ مدینہ
ادھر آ ادھر آئی بہارِ مدینہ

بسا دل مین ہی شہریارِ مدینہ
یہ سینہ ہی میرا دیارِ مدینہ

کرون اپنی آنکھون کی مین گردشون سے
الٰہی طوافِ مزارِ مدینہ

کہین سرمۂ طور سے بھی سوا ہی
نگاہون مین اپنی غبارِ مدینہ

یہی آرزو ہی یہی ہی تمنّا
کہ ہو خاک اپنی غبارِ مدینہ

شنو گوشِ دل سے مرا نالۂ دل
ہی بانگِ دراسے دیارِ مدینہ

کہاں سے وہ معراج کی شب کہاں تک
گئے آن میں شہریارِ مدینہ

سفیدی ان آنکھوں کی اور یہ سیاہی
بعینہٖ ہی لیل و نہارِ مدینہ

نکلکر مری روح ہو تن سے یارب
نثارِ مدینہ نثارِ مدینہ

مجھے ہشت جنّت سے بھی ہی زیادہ
جو حاصل ہو قربِ جوارِ مدینہ

ترے فیضِ اقدام سے ای محمدؐ
ہی خاکِ شفا سب غبارِ مدینہ

ملے خاکِ یثرب مین یہ تن الٰہی
ہو جان تمنّا نثارِ مدینہ

طلب جلد کر لیجیے یا محمّد
تڑپتا ہی امیدوارِ مدینہ

جھکائین نکیون فخر سے سر کو سلطان
ترے آگے ای تاجدارِ مدینہ

خدا جلد لیجائے یثرب کو شہرت
ہین کب سے ہوں امیدوارِ مدینہ

یاد آگئے جب گلشن و گلہائے مدینہ
گھر ہائے مدینہ کہا گھر وائے مدینہ

ہی تاجِ سرِ عرشِ بریں پائے مدینہ
اللہ کا اک نور ہی مولائے مدینہ

ہو داغ تو ہو داغِ تمنّائے مدینہ
وحشت ہو تو ہو وحشتِ صحرائے مدینہ

وہ روضۂ اقدس کا تصوّر ہی شب و روز
آنکھین ہین بعینہٖ مری دریائے مدینہ

اللہ کا وہ گھر ہی یہ محبوبِ خدا کا
کعبہ کے بھی ہی دل مین تمنّائے مدینہ

میرے دلِ صد چاک پہ گر اوسکی نظر ہو
ہر خیز و بدن شوق سے سنجائے مدینہ

عشق حرم پاک جو سینہ مین نہان ہو — میرے جگر و دل مین مکان ہے مدینہ

جلتے نہ سر طور کبھی حضرت موسے — آتی جو نظر انکو تجلاے مدینہ

ہوتا دل پژمردہ ہی وان جاکے شگفتہ — مردون کو جلاتا ہی مسیحاے مدینہ

اللہ ری تجلی تری خورشید فلک ہے — جاروب کش کوچۂ زیباے مدینہ

ای خضر مجھے چشمۂ حیوان کی نہین چاہ — لب خشک مرے ہین پلا اوسے سقاے مدینہ

شہرت نہین کچھ طالع ناساز سے امید
اللہ اگر چاہے تو دکھلاے مدینہ

کیونکر نہ کرون حمد فداوان مدینہ — ہے جلوہ گہ حضرت سلطان مدینہ

فردوس ہی ظل چمنستان مدینہ — اور عرش برین سایۂ ایوان مدینہ

مین اور طواف حرم کوچۂ حضرت — احسان مدینہ ہے یہ احسان مدینہ

جھاڑا کرین پلکون سے ملک گرد جہان کے — کیا شان ہے اللہ زہے شان مدینہ

اللہ کا وہ گھر ہے یہ محبوب خدا کا — کعبہ مین کہان رفعت ایوان مدینہ

حسرت ہی تو ہے جنت نظارۂ تربت — ارمان ہے اگر دل مین تو ارمان مدینہ

سمجھین مہ و سلوا سی بھی ہم اسکو فزونتر — ملجاے اگر خشک ہمین نان مدینہ

موسی نے سر طور جو دیکھی تھی تجلی — تھی روشنی شمع شبستان مدینہ

پیتے ہین سدا بادۂ اطہر کا پیالہ — مدہوش دو عالم سے ہین مستان مدینہ

کعبہ تھا اگر قالب بیجان کی صورت — زندہ ہوا جیسے کہ پڑے جان مدینہ

شاہونکو ہے اس در کی گدائی کی تمنا — ہین فخر شہنشاہ گدایان مدینہ

ہین شمس و قمر دانۂ خردل کے برابر
کونین ہی اک پلۂ میزان مدینہ

ہر چند کہ مین اک سگ ناپاک ہون شہرت
اللہ بنادے مجھے دربان مدینہ

گناہگارم گناہگارم الٰہی توبہ الٰہی توبہ
برحمت تو امیدوارم الٰہی توبہ الٰہی توبہ

چہا معاصی زمن زدہ سر کہ شد عملنامہ تیرہ یکسر
زکردۂ خود چہ شد مسارم الٰہی توبہ الٰہی توبہ

زخوف نزع و فشار برزخ زبیم حشر و عذاب دوزخ
شکستہ خاطر جگر فگارم الٰہی توبہ الٰہی توبہ

بجز درت نیست ہیچ مامن برحمتے یک نگاہ بامن
غریب و بیکس نحیف و زارم الٰہی توبہ الٰہی توبہ

زجنس طاعت ہمہ تہی شد منم بہ رنج و بلا بحسرت
متاع فسق و فجور دارم الٰہی توبہ الٰہی توبہ

زکثرت جرم ہا خدایا زپا تا سر شدم خطایا
بعالم اندر ذلیل و خوارم الٰہی توبہ الٰہی توبہ

الٰہی آن شاہ دوسرا را بہ بخش این شہرت گدا را
غلام سبطین و چاریارم الٰہی توبہ الٰہی توبہ

ردیف یاے تحتانی

دیوان میں یہ وصف شہ کائنات ہی
مصرع ہر ایک شعر کا فرد نجات ہے

کیونکہ اُسکو آینۂ ذات حق کہون
احمد تو اُسکا مظہر حسن صفات ہے

نخل وجود زیب دہ گلشن قدم
رنگ بہار رخ چمن کائنات ہے

ہستی سے اُسکی عالم ہستی کی ہی بہار
دولہا کے دم کے ساتھ یہ ساری برات ہے

پیدا کیا تھا حق نے محمدؐ کو بت شکن
عزا کا اب نشان ہے نہ لات اور منات ہے

حمد خدا و نعت رسول خدا کرون
سچ تو یہ ہی کہ کیسے مزے کی یہ بات ہے

لکھتا ہون مین جو اُس لبِ جان بخش کی ثنا
اپنی دوات چشمۂ آبِ حیات ہے

حلِ مشکلات ہوتے ہین بنیادِ دین کے
نامِ رسولِ پاک تجھے اسمِ ذات ہے

آلِ نبی کے عشق مین ہو جائیے فنا
شہرت یہی طریقۂ راہِ نجات ہے

نوبت رای — مصور

السلام ای بت و بتخانے کے ڈھانے والے
مرحبا خانۂ کعبہ کے بنانے والے

شبِ معراج یہ حورون نے کہا رضوان سے
آج محبوبِ خدا ہین یہان آنے والے

شافعِ روزِ جزا احمدِ مرسل ہونگے
لکھ گئے آپ کو سب اگلے زمانے والے

لب و رخسارِ نبی دیکھکے کہتے تھے ملک
ہین یہ شمعِ دمِ عیسیٰ کے بجھانے والے

اثرِ نالہ سے گیسوے نبی کے عشاق
ہین درِ عرش کی زنجیر ہلانے والے

بے دھڑک خلد مین جائینگے محبانِ نبی
روکنے سے بھی کہین رُکتے ہین جانے والے

جبکہ محشر مین ہمارے ہین محمد شافع
زاہدا حشر کا غم ہم نہین کھانے والے

کچھ مرے خانۂ دل کی بھی خبر ہے کہ نہین
او چراغِ حرم و عرش جلانے والے

کیا کرون پنجتنِ پاک کی تعریف بیان
سب ہی افضل ہین محمد کے گھرانے والے

امتی آپ کے جب ہونگے طلب بہرِ حساب
اور بُلانے انھین آئینگے بُلانے والے

پیشِ حق اچھون کو وہ پیش کرینگے پہلے
پر بُرون کے ہین یہ عیب چھپانیوالے

آئینگے قبر مین بھی بہرِ تسلّی شہرت
گرمیِ آتشِ دوزخ سے بچانے والے

رکھا قدم بُراق کے جب شہسوار نے
صلِّ علیٰ فلک پہ لگے سب پکارنے

نقش رخ نبی کا لگے جب اتارنے
لوح و قلم قلم یہ ملک لائے وارنے

گلگشت باغ کو جو حبیب خدا گئے
چوما قدم کو آکے نسیم بہار نے

کنج لحد مین جب پے تسکین آئے آپ
تعظیم اٹھکے کی مرے مشت غبار نے

یثرب کو لاش پہونچی گئی روح خلد مین
خالی لحد کو کر دیا حضرت کے پیار نے

ای جذب عشق جلد مدینہ دکھا مجھے
بیچین کر رکھا ہی دل بیقرار نے

جنت کو دیکھنے پے امت گئے جو آپ
قدمون پہ جانین حورین لگین اپنی وارنے

اعضا تمام دیدۂ مشتاق دید ہین
نرگس بنا دیا ہمہ تن انتظار نے

کسطرح سرد آگ کی دم مین خلیل پر
اُس ابر فیض و رحمت پروردگار نے

اعجاز لعل لب سے کیا سنگ نے کلام
کلمہ رسول حق کا پڑھا شیرخوار نے

کنج مزار سے مجھے جنت کو لیچلے
کشتی کو میری آئے نبی پار اتارنے

دوزخ مین مجھکو جھونک چکے تھے مرے عمل
شہرت بچایا رحمت پروردگار نے

تو آپ کی ہوا ہی مرے سر ور لگی ہوئی
ہی بیم مرگ و دہشت محشر لگی ہوئی

آفت یہ کسطرح سے ٹلے گی مرے کریم
عصیان کی اک بلا ہی مرے سر لگی ہوئی

ہر دل کی آرزو لب معجز نما کے ساتھ
کشتی ہی نوح کی لب کوثر لگی ہوئی

قسمت مدینہ دیکھیے دکھلائے کب ہمین
مدت سے آنکھ ہی طرف در لگی ہوئی

دل پھنک رہا ہی جلتا ہی سینہ فراق مین
کیسی یہ آگ ہی مرے اندر لگی ہوئی

مشتاق دید ہون ہمہ تن آرزوے پاک کا
ہی مجھکو ٹکٹکی سی برابر لگی ہوئی

حاجی کرین طواف حرم مین رہون یہان — کیسی یہ چوٹ ہی مرے دل پر لگی ہوئی

یاد لب و دہان پیمبر مین اب ہمین — ہی تشنگی چشمۂ کوثر لگی ہوئی

شہرت قبول ہو یہ مرے نعت کی غزل
ہر چٹھی مری بھی ہی سر دفتر لگی ہوئی

دمبدم دلمین مرے یاد نبی آتی ہے — ڈاک پر ڈاک مدینے کی چلی آتی ہے

میری فریاد بھی سن لیجیے ای شاہ رسل — عذر خواہون کی تمھین وادرسی آتی ہے

نام جب آپ کا لیتا ہون مین ای خضر طریق — رہنمائی کو مرے راہبری آتی ہے

کوچ کب ہند سے ہوتا ہی مدینے کی طرف — دیکھین کسوقت وہ ساعت وہ گھڑی آتی ہے

مقصد کل ہو روا اسکی ہی حاجت تمسے — یا محمد مجھے حاجت طلبی آتی ہے

نقشہ پھر جاتا ہی آنکھون کے تلے جنت کا — یاد جب مجھکو مدینے کی گلی آتی ہے

خوف عصیان کا قیامت مین نہ کھا ای شہرت
دیکھ رحمت ترے لینے کو چلی آتی ہے

جلد پانسے کہین تا روضۂ سرور جاتے — پر لگا دیتا اگر شوق تو اُڑ کر جاتے

آپ سے آپ تو ہم جا نہین سکتے ہرگز — آپ گر ہمکو بلاتے تو مقرر جاتے

بخشش اس بندۂ عاصی کی نہوتی ہرگز — مشکلون کو مری گر آپ نہ حل کر جاتے

وا اسے محرومی قسمت کہ رہا جاتا ہون — قافلے جانب یثرب ہین برابر جاتے

پیاس لگتی تو پلانے کے لیے امت کے — ہاتھ مین جام لیے ساقی کوثر جاتے

لاکھ ترغیب جو دیتا ہمین رضوان بہشت — سوے جنت نہ ترا چھوڑ کے ہم در جاتے

حشر مین نامۂ اعمال کے بدلے شہرت
ہاتھ مین اپنے لیے نعت کا دفتر جاتے

شادیٔ ظہور کی ہے شہرِ دین پرست کی
ہر بتکدہ مین بجتی ہے نوبت شکست کی

دلکو اسیرِ زلفِ شہنشاہ کیجیے
دنرات مجھکو فکر ہے اِس بند و بست کی

محشر مین میرا ہاتھ ہے اور دامنِ نبی
تقدیر گر رسا ہوئی کوتاہ دست کی

یثرب کو جذبِ شوق ہی لیجائیگا ہمین
حاجت نہین ہے خاطرِ وحشی کے جست کی

جب پھاڑ کر کفن کو چلین گے حضور مین
محشر مین عید ہوگی گریبان و دست کی

عالم ہے بیخودی کا وہی دلمین اب تلک
لہرا رہی ہے موج شرابِ الست کی

جب بادۂ جلال شہان جوش زن ہوا
مٹی خراب ہوگئی ہر مے پرست کی

کیونکر مرے کلام کو سالک سمجھ سکے
مجذوب کی ہے بڑ یہ وحدت کے مست کی

شہرت فلک سے آکے زمین پر ہوئے خراب
مرضی یہی تھی خالقِ بالا و پست کی

کیجیے مدینے چلکے زیارت قبور کی
ہو جائے بارگہ مین حضوری حضور کی

بھیجا ہمارے واسطے اپنے حبیب کو
رحمت ہے موسلا یہ خدائے غفور کی

اِس بیکسی مین جلد خبر لیجیے یا نبی ص
ہڈی فشارِ قبر نے ہے چور چور کی

زاہد نہ ہمپہ چشمِ حقارت سے کر نظر
ہم عاصیون پہ خاص ہے رحمت حضور کی

راہِ طلب مین پا کی خبر ہے نہ سر کا ہوش
مٹی خراب ہے مری عقل و شعور کی

قرآن مین صفت ہے الم نشرح آپ کی
حاجت نہین ہے کچھ مجھے شرحِ صدور کی

عناب لب کی یاد نے میٹھا کیا یہ مونھہ
لذت زبان مین ہی عرب کے کھجور کی

دیدار عام ہوگا خدا اور رسول کا
نوبت ہی شادیانے کی آواز صور کی

مذکور ہی جو نور سماوات وارض کا
لاریب وہ تجلی ہی احمد کے نور کی

پونہچے مدینے عرش گئے لامکان پھرے
منزل مین جا کے سیر ہوئی دور دور کی

پائینگے جام ساقی کوثر سے حشر مین
لذت ملیگی ہمکو شراب طہور کی

مسرور حورین شاد ملک خوش تمام خلق
شادی مچی یہ شاہ رسل کے ظہور کی

آتے تھے جوق جوق پئے تہنیت ملک
تھی دھوم کیا ہی سرور دین کے سرور کی

کعبہ مین حسن روے نبی سے یہ پھیلا نور
گھر گھر مین روشنی تھی تجلی طور کی

ہر سو تھی یہ صدا در و دیوار سے بلند
یہ ساری کائنات ہی حضرت کے نور کی

حامی ہمارا رسول ہی شہرت تو خوف کیا
دہشت نہین ہی کچھ مجھے روز نشور کی

محمد کا بھروسا ہی توقع ہی خدا ہی سے
اندھیرا ہی قیامت مین ہماری روسیاہی سے

شمیم گلشن طیبہ کبھی یانتک نہین لاتی
بڑی مجھکو شکایت ہی نسیم صبحگاہی سے

نکرتے گر شفاعت آپ تو اس بحر عصیان مین
بلا شک ڈوب ہی جاتی مری کشتی تباہی سے

قوی ہی حجت آمرزگاری دین احمد مین
مرا دعوی ہی ثابت چار یارونکی گواہی سے

ظہور انکا ہی اول گو ہوئے وہ آخری سب سے
یہ ساری روشنی ہی اک چراغ صبحگاہی سے

مری فریاد سے رحمت کا دریا جوش پر آیا
بجھایا قہر کے آتش کو آب عذر خواہی سے

نہوگی مغفرت جب تک نبی حامی نہونگے
نہ باز آئیگا ایک ایک بال بھی تنکے گواہی سے

بجز حضرت کے مشکل ہی وصولِ کعبۂ مقصود
اگرچہ طی ہو منزل وادیِ بطحا کے راہی سے

درِ اقدس پہ تکیہ ہو تو شہرت سلطنت کیا ہی
گدائی یا نبی بہتر ہی جہان کی بادشاہی سے

حرف مداحیِ احمد کا جو لب پر آئے
عرش سے نعت کا مضمون اُتر کر آئے

دیکھ کر روے نبی حشر مین بولینگے سبھی
ملک و جن و بشر سب کے پیمبر آئے

شبِ معراج شۂ عالم بالا جا کر
آن کی آن مین اللہ سے ملکر آئے

بخشوانے گئے اُمّت کو خدا کے آگے
کیا بڑا کام تھا مشکل کا وہ حل کر آئے

بہرِ اُمّت تھی یہ خالق سے دعا حضرت کی
آنچ دوزخ کی الٰہی نہین انپر آئے

نارِ دوزخ سے ڈراؤ نہ فرشتو ہمکو
دیکھ لو بہرِ شفاعت وہ پیمبر آئے

بات بگڑی ہوئی سب اُمّتِ عاصی کی بنے
جس گھڑی تاجِ شفاعت وہ پہنکر آئے

کیا محبت ہو کہ اُمّت کے پلانے کے لیے
آبِ کوثر کا لیے ہاتھ مین ساغر آئے

نزع مین قبر مین محشر مین مدد کو شہرت
میرے مولا میرے رہبر میرے سرور آئے

مہر رخشان ہی نبی کے رُخِ نورانی سے
ماہِ تابان ہی بیاضِ خطِ پیشانی سے

وصفِ رخسارۂ حضرت مین لکھون وہ مطلع
بڑھ کے روشن ہو جو سورج کی درخشانی سے

سب سے اول ہوا جب نورِ محمد کا ظہور
کیون نہ یوسف کی مین تفسیر کرون ثانی سے

نقدِ جان تک نے انعام مین دیدون مین ابھی
کھینچ سکے آپ کی تصویر اگر مانی سے

صدق سے دل کے پڑھا کیجیے حضرت پہ درود
حل سبھی مشکلین ہو جاتی ہین آسانی سے

شبِ معراج مین رفتارِ براق حضرت — بڑھ گئی توسنِ ادراک کی جولانی سے
کیا بشر وصف ترا اے شہِ کونین کرے — مدح ثابت ہے تری آیتِ قرآنی سے
خواہشِ نفس نے مجھکو کیا مجبور گناہ — تنگ آیا ہون مین ظالم کی ستم رانی سے

شہرت ابتک نہ تھا مشہور سخن سنجی مین
شہرہ اب ہوگیا حضرت کی ثنا خوانی سے

بزمِ ولادتِ شہِ والا جناب ہے — اے مومنو درود کا پڑھنا ثواب ہے
دلمین خیالِ روے رسالت مآب ہے — یہ جھوپڑا بھی عرشِ خدا کا جواب ہے
خوشبو زیادہ ہے گلِ جنت سے جسمِ پاک — جو بوند ہے پسینے کی عطرِ گلاب ہے
پستی مین بھی بلندی شان آپ کی ہے کیا — اشکِ یتیم ہے کہین دُرِّ خوشاب ہے
الماس مین تڑپ ہے تو ہے لعل مین ضیا — آبِ روان مین موتی ہے موتی مین آب ہے
پیدا وہ ناسخِ کتبِ مرسلین ہوا — الحق کتاب اُسکی تو اُمُّ الکتاب ہے
جتنے کرین سوال نکیرین غم نہین — پڑھ دینا ایک کلمہ کا سب کا جواب ہے
مجھکو یقین ہے مخبرِ صادق کے قول کا — میرے لیے کھلا ہوا جنت کا باب ہے

دو چار شعر اسکے بھی سُن لیجیے حضور
شہرت بھی نعت کے لیے حاضر کتاب ہے

مطلع مین رکعتین سجود و نیاز ہے — مصرع مین راستی کا قیامِ نماز ہے
عجز و نیاز مجھ مین ہے وہ بے نیاز ہے — اللہ کو بھی اُمتِ احمد پہ ناز ہے
معراج پائے سجدہ کیا خاک پاک پر — داغِ سجود اخترِ چرخِ نیاز ہے

اوجِ فلک سے پایۂ حضرت بلند تر — مدِ نظر سے رتبۂ اعلیٰ فراز ہے

ٹھنڈی وہ آنکھیں ہین جسے دیدار ہو نصیب — جو در پہ سر بسجدہ ہی وہ سرفراز ہے

سبکو غرور طاعت و زہد و ہدا کا ہی — اللہ مجھکو تیری کریمی پہ ناز ہے

ای غیرتِ مسیح خبر جلد لو مری — ہی درد لا دوا مرضِ جانگداز ہے

روے نبی مین حسن حقیقی ہی غافلو — دھوکے کی ٹٹی جلوہ حسنِ مجاز ہے

نالے مین دل سے کرتا ہون ہجرِ رسول مین — اس غم کی چھیڑ چھاڑ مین بھی لطف ساز ہے

دل جلوہ گاہ پر تو خیر الوریٰ کا ہی — اس شیشہ مین جمالِ رخِ شیشہ باز ہے

صد حیف ہمسے تمکو ہے پرہیز یا نبی — اپنے علیل ہی سے تمھین احتراز ہے

شہرت زبان سے اسکی صفت کیا کرون بیان
مجھ بے شعور کو یہ کہان امتیاز ہے

بنے گر مدینے مین تربت ہماری — تو مٹجاے ساری کدورت ہماری

کہان لائی جنت مین قسمت ہماری — بہلتی نہین یان طبیعت ہماری

فزون دن بدن ہی محبت ہماری — گھٹے گی نہ یہ بڑھتی دولت ہماری

ہی صبح و مسا نعت احمد وظیفہ — یہی رات دن ہی عبادت ہماری

ہم امت ہین محبوب ہر دو سرا کے — فرشتے سمجھتے ہین عظمت ہماری

پھرے ہین جو اس دین سے انسے کہدو — جہنم تمھارا ہی جنت ہماری

ہی کافی محمد صلعم شفاعت تمھاری — تمھاری بدولت ہی عزت ہماری

نہ کھینچوگے اپنی طرف تم جو ہمکو — بھٹکتی پھریگی طبیعت ہماری

پہونچ جائین قربِ مدینہ الٰہی
بچی مگر شیطان سے ایمان یارب
خدا کے لیے اب بھی کچھ رحم کیجے
شفاعت ضرور آپ فرمائیے گا
زبان پر ہو جاری تمہارا ہی کلمہ
بمنت ہمین خلد لیجائے رضوان
فقط اک نظر اپنا جلوہ دکھادو
ستم ہی ستم ہی جدائی یہ کب تک

ٹھکانے سے لگ جائے محنت ہماری
نہ لوٹے کہین چور دولت ہماری
ہی قابل ترحم کے حالت ہماری
جب آئے قیامت مین نوبت ہماری
یہ جان تن سے جب ہووے رخصت ہماری
یہی تمسے حضرت ہی منت ہماری
بھلا کچھ تو پوری ہو حسرت ہماری
کشش کچھ نہین کرتی الفت ہماری

یہی ہی تمنا یہی آرزو ہے
کہ ہو نعتِ سرور مین شہرت ہماری

الفت ہی دلمین آل علیہ السلام کی
برآئے آرزو کہین مجھ تشنہ کام کی
جس دلمین یادِ حق ہی وہی دل ہی کام کا
پھینکا زمین پہ درِ خیبر اکھاڑ کر
غالب ہوا یہ رعب شہِ مشرقین کا
لکھتے ہین پانچ حرف سے جو آفتاب کو
حسرت سے دلمین اپنے یہان ہی ہجوم غم
یارب حضور حضرتِ سلطانِ دین پناہ

بارہ دری ہی کعبہ مین بارہ[12] امام کی
حسرت ہی مجھکو ساقیِ کوثر کے جام کی
پڑھتی ہی جو درود زبان ہی وہ کام کی
قوت تو دیکھو حیدرِ عالی مقام کی
فوجین تمام درہم و برہم تھین شام کی
ہی مُہر پنجتن کے عزیز دیہ نام کی
ہی دھوم زائرون کے وہان ازدحام کی
ہو جائے حاضری تو کبھی اس غلام کی

کیونکر نہ یاد آل نبی مین ہو چشم تر
بھیجو سب اُسکے نام پہ صلوات اور سلام

یاروسبیل ہو یہ شہیدون کے نام کی
اُمت پہ جسنے آتش دوزخ حرام کی

سامان زادراہ ہو شہرت تو چاہئیے
ونرات فکر رہتی ہی اِس اہتمام کی

ضیاے نور رخ محمد جو داغ دل کے حجاب مین ہے
نہان قمر مین ہے ماہ کامل کہ آفتاب آفتاب مین ہے

جو بو ہی زلف معنبرین مین عرق مین اُنکے ہی جیسی خوشبو
نہ مشک چین کے ہی ایسی نکہت نہ بو یہ عطر گلاب مین ہے

خدا سے بخشائے گروہ چاہے کرے جو الیٰس کی شفاعت
شمار ہم عاصیون کا زاہد کہو تو پھر کس حساب مین ہے

خیال روے عرق فشان سے نہین ہان انکھ مین اشک گلگون
چراغ راہ عدم کا روغن ہماری چشم پر آب مین ہے

وہ مست انکھین خمار آگین اشارہ کرتی ہین اہل دل سے
کہ ہستی بادۂ حقیقت ہمارے جام شراب مین ہے

جو ڈوبے دریاے معرفت مین تو اُس پہ کھلجاے یہ حقیقت
حباب دریا مین ہی شناور کہ آب دریا حباب مین ہے

اثر سے جان بخش لعل لب کے کلام کرتے ہین سنگریزے
وہ آب حیوان مین کب اثر ہی جو اُس دہن کے لعاب مین ہے

بھڑک اُٹھی آتشِ محبت دل وجگر بھن گئے سراسر
ملاحتِ حسن برق وش کا نمک ہمارے کباب مین ہے

ہمارے اشعار نعت پر ہو نہ وجد کیونکر ملک کو شہرت
ہون اُسکا مداح ہم جسکی تمام اُمّ الکتاب مین ہے

کرے خدا وصفِ حسن جسکا کہو تو اُسکا جمال کیا ہے
ہے حسن یوسف مین کب یہ خوبی قمر مین ایسا کمال کیا ہے

تمھاری صورت جو جلوہ گر ہو تو پیشکش یہ دل وجگر ہو
حقیقتِ نقد جان بھی کچھ ہی تمھارے آگے یہ مال کیا ہے

مصیبتِ ہجر کہہ رہا ہون جواب دیتے نہین خدارا
سُنا بھی کچھ میرے مدعا کو کہ میرا تمسے سوال کیا ہے

ہے کون فریاد رس ہمارا جو حال دل اُس سے کہیے سارا
کسی نے اِتنا نہ آکے پوچھا کہ اندنون تیرا حال کیا ہے

سُنا دیا کلمۂ محمد پھر اب نکیرین کیا ہے جھگڑا
جواب مین تمکو دے چکا ہون اب اور آگے سوال کیا ہے

کرون مین ذکر وصال حضرت بھلا یہ میری کہان ہی طاقت
کرم سے ہی اوسکے ہی توقع وگرنہ میری مجال کیا ہے

گذارے فرقت مین عمر کے دن لبون پہ اب جان آ رہی ہے
نہ لذتِ وصل سے ہون آگہ نجانتا ہون وصال کیا ہے

شفیع روز جزا کا تمکو خطاب حق نے عطا کیا ہے
ہے کون اس مصلحت سے واقف مشیتِ ذوالجلال کیا ہے
ہی جرم و عصیان کا مرتکب کیون غضب سے ڈرتا نہین خدا کے
خیال تجھکو نہین کچھ آتا کہ شہرت اسکا مآل کیا ہے

دل مرا الفت محبوبِ خدا سے بھر جاے
سر کے بھل مین کرون طے منزل محبوب کی راہ
وہ کرون نالے کہ بلبل کا بھی کیجا ئے دم
لب جان بخش کا گر ہووے تصور کامل
ہاتھ سے سلسلۂ زلف نہ چھوٹے زنہار
دھیان آجاے اگر اسکو زرافشانی کا
کربلا کی کہین مٹی نہ مجھے ہو جاے نصیب
مولدِ شاہ رسولان کا ہو جس گھر مین بیان

یہ مکان گلشنِ جنت کی ہوا سے بھر جاے
چلتے چلتے نہین غم پانون بلا سے بھر جاے
کان گل کا مری آہون کی صدا سے بھر جاے
مرا پیمانۂ دل آب بقا سے بھر جاے
پانون مین گر کوئی زنجیر بلا سے بھر جاے
کاسۂ فقر وہین سیم و طلا سے بھر جاے
تو مرا زخم جگر خاک شفا سے بھر جاے
صورتِ کعبہ وہ گھر نور و ضیا سے بھر جاے

مہر رخ کی جو ترے ہو دلِ شہرت مین جھلک
یا نبی یہ بخدا نور خدا سے بھر جاے

عدم سے جبکہ وہ بزمِ وجود مین آئے
گلو نکو خلعت رنگین پنہایا خوشبو کا
فرشتون نے کیا سجدہ خدا نے بھیجا درود
شجر نے باتین کین پتھر بھی ہمکلام ہوا

بتان روے زمین سب سجود مین آئے
جناب جب چمنِ ہست و بود مین آئے
وہ جب حجابِ بطون سے شہود مین آئے
ہزارون معجزے آن سے نمود مین آئے

خدا کی یاد حبیب خدا کا دھیان رہے
خیال غیر نہ دل کے حدود میں آئے

سنوں کلام تمہارا کروں تمہارا ذکر
بیان غیر گفت و شنود میں آئے

تمہارے نور کا جس دم ہوا ازل میں وجود
عدم سے سارے خلائق نمود میں آئے

وہیں تم اپنا دکھا دو جو یا حبیب اللہ
ابھی تو عقد تمنا کشود میں آئے

اسی کا دھیان قیام و قعود میں بھی رہے
وہی خیال رکوع اور سجود میں آئے

عیاں گلوں سے ہے اُس گل کا جلوۂ نیرنگ
ہزار رنگ سے باغ شہود میں آئے

زمین نعتیہ اشعار سن کے ای شہرت
ملک فلک پہ بھی ذکر درود میں آئے

کیا احد نام حق کا عالی ہے
نام احمد بھی بے مثالی ہے

اسمیں اوسمیں نہیں ہے فرق مگر
جا ہے اک نقطے ہی کی خالی ہے

قالب نور میں مرے محبوب
تیری صورت خدا نے ڈھالی ہے

ماہ روے نبی کے پرتو سے
شب ظلمت مری اُجالی ہے

پھول ہیں سب نجوم و شمس و قمر
پھول کی آسمان ڈالی ہے

کیا گنہ کا مرے حساب کتاب
یا نبی تیری ذات عالی ہے

صبح عارض کی یاد میں ہمنے
شام ہجران کے سر سے ٹالی ہے

مے عشق خلوص سے بھر دو
ساغر دل ہمارا خالی ہے

غم سرور میں اپنے نالوں سے
ہمنے سر پر زمین اُٹھالی ہے

گھومتی ہے مری نگاہوں میں
روضۂ پاک کی جو جالی ہے

حق تو یہ ہو کہ حضرت حق بھی
پوچھتے تھے یہ حضرت جبریل
خوف کیا ہو جلال باری کا
المدد یا حبیب حق مددے

عاشق حسن بے مثالی ہے
آج کیسا مزاج عالی ہے
نام اک آپ کا جمالی ہے
حال سب میرا تمیہ حالی ہے

یا نبی طالب ہدایت ہون
شہرت اک رند لاأبالی ہے

پس مرگ طائر روح کو غم باغ ہے نہ بہار ہے
مین غبار کوے مدینہ ہون مری خاک گرد مزار ہے
وہ حبیب رب غفور ہے جو نظر سے میرے وہ دور ہے
مرا نالہ بس دم صور ہے مری آہ برق و شرار ہے
پڑے در پہ ہم ترے رہتے ہین سبھی رنج و غم ترا سہتے ہین
ہمین دیکھکر سبھی کہتے ہین یہ نبی کا عاشق زار ہے
ترے حکم سے ہوا ماہ شق ترے آگے رنگ چمن ہے فق
ترا رخ ہی مظہر نور حق ترا حسن باغ و بہار ہے
ہوا لامکان ترا جلوہ گہ دل عاشقان ہے تری جگہ
تو ہی نور دیدۂ ہر نگہ ترا عرش جاے قرار ہے
وہ جمال نور الٰہ ہے جز و کل کو اوسکی پناہ ہے
وہی مہر ہے وہی ماہ ہو وہ جہان کا نقش و نگار ہے

کہین طور پر ہوا جلوہ گر کہین برق ہے وہ کہین شرر
کہین جن بنا وہ کہین بشر کہین نور ہی کہین نار ہے
وہ حبیب رحمتِ عالمین مرے دل کا ہی وہی دلنشین
یہ مکان ہی جلوہ گہِ مکین یہ چمن ہی اسمین نہ خار ہے
شب و روز شہرت خستہ جان تپ غم سے کیون نہ رہے طپان
وہی دو جہان کا ہی جانِ جان وہ شفیع روزِ شمار ہے

چاہ ہی زمزم کے مجھکو چاہ کی
ہی زبان پیاسی سبیل اللہ کی
آگے نورِ عارض محبوب کے
روشنی ہی ماند مہر و ماہ کی
دل سے ہی نزدیکتر کوی حبیب
ہی یہی سیدھی سڑک اُس راہ کی
ضعف سے ہی اک قدم چلنا محال
اور کڑی منزل ہی اُس دلخواہ کی
سن رہا ہون مین ترے ناقوس سے
ای برہمن ہی صدا اللہ کی
عالمِ تجرید کی چلتی ہے راہ
اُسمین کچھ حاجت نہین ہمراہ کی
کیون نہ ہووے زر مس قلب بشر
کیمیا ہی خاک اُس درگاہ کی
کوہ غم تیرا اُٹھالے ای حبیب
تاب کیا ہی عاشقِ جانکاہ کی

حشر مین امید ای شہرت مجھے
ہی خدا کی اور رسول اللہ کی

مر گیا پر بھی مجھے تاب فغان باقی ہی
جسم باقی نہین پر زورِ بیان باقی ہی
سر کے بھل چلکے درِ جانِ جہان کو اک دن
دیکھ لونگا جو تنِ زار مین جان باقی ہی

اک قدم راہ طلب مین کبھی ٹھہرونگا نہین
دست و پا مین ہے جبتک کہ توان باقی ہی

للہ الحمد کہ پیدا ہوا وہ کفر شکن
نہ نشان بت کا ہی نہ جاے بتان باقی ہی

مذہب حق کیا اُس نائب حق نے جاری
اب کہان ملت باطل کا نشان باقی ہی

آگیا سلسلۂ زلف نبی ہاتھ مرے
کسکو اب شکوۂ زنجیر گران باقی ہی

ہاے کیون چلنے سے اب پانؤن رہے جاتے ہین
دو قدم خانۂ محبوب جہان باقی ہی

کر چکے روضۂ اقدس کی زیارت صد شکر
اب فقط دیکھنا جنت کا مکان باقی ہی

جل بجھا عشق مین دل آہ کی گرمی نگئی
آگ ٹھنڈی ہوئی پر اُسکا دھوان باقی ہی

یا نبی تم پہ دل و جان سے فدا ہون ہر دم
جبتلک دم مین ہی دم جان مین جان باقی ہی

مے کوثر کا قیامت پہ ہی وعدہ شہرت
ابھی مجھپر کرم پیر مغان باقی ہی

نہین یوسف مین جو حسن احمد مختار مین ہی
کب مدینے کی فضا مصر کے بازار مین ہی

جگر و جان و دل و دیدۂ خونبار مین ہی
جلوۂ حسن تمہارا انھین دو چار مین ہی

کم نہین وادی ایمن سے مرا دشت جنون
روشنی شمع سر طور کی ہر خار مین ہی

صورت کعبہ ہی رخ آپ کا ای قبلۂ دین
حسن محراب حرم ابروِ خمدار مین ہی

مہ و خورشید بنی جاتے ہین ہر نقش قدم
کیا ہی اعجاز ترے جلوۂ رفتار مین ہی

عرش پر جلنے لگا نالۂ سوزان میرا
اب تو دھونی مری اللہ کے دربار مین ہی

قامت و زلف محمد کا مین سودائی ہون
شور محشر مری زنجیر کی جھنکار مین ہی

مہ و خور مین نہ وہ ضو ہی نہ وہ ہی حور مین نور
جو چمک حسن کی اُس عارض و رخسار مین ہی

مشکِ چین مین نہ وہ نکہت ہی نہ عنبر مین وہ بو
جیسی خوشبو ترے کاکل کی ہر اک تار مین ہی

کیون نہ مستون کو ڈرائے مئی عرفان کا سرور
پرِ جبریل لبِ خانۂ خمّار مین ہی

شورِ حق حق ہی مرے قلقلِ مینا سے بلند
لذّتِ بادۂ وحدت مئی گلنار مین ہی

مین نبی کے لبِ جان بخش کا دیوانہ ہون
ای جنون چشمۂ کوثر مری کہسار مین ہی

کہتی ہی طالبِ مولا سے مدینے کی زمین
اِدھر آؤ کہ وہ یوسف اسی بازار مین ہی

ہمہ تن داغ ہون مین عشقِ نبی مین شہرت
رنگ دبو رحمتِ حق کی مرے گلزار مین ہی

ترے دیکھ لینے کو عین الیقین ہے
یہ عینک ہماری ٹری دوربین ہے

یہ ہی آسمان یا کہ عرشِ برین ہے
یہ مکہ ہی یا طیبہ کی سرزمین ہے

حبیبِ خدا شافعِ روزِ محشر
شہِ دوسرا خاتم المرسلین ہے

محمّد کی مانند کوئی پیمبر
نہین ہی نہین ہی نہین ہی نہین ہے

مرے دل پہ ہی نقشِ نامِ محمّد
ازل سے اسی نام کا یہ نگین ہے

مدد کو مری یا نبی جلد پہونچو
سہارا تمہارا دمِ واپسین ہے

فقط خوفِ عصیان سے کرتا ہون سجدے
ندامت کا ٹیکا یہ داغِ جبین ہے

بجز تیرے بازارِ روزِ جزا مین
کوئی جنسِ عصیان کا خواہان نہین ہے

نہ خوفِ نکیرین سے ہون ہراسان
نہ مجبیرِ عذابِ فشارِ زمین ہے

پسِ مرگ شہرت نہین غم نہین غم
لحد مین جو بالین پہ وہ شاہِ دین ہے

یا الٰہی دلِ مضطر کو مرے کل آئے
تیری رحمت کا اگر جھوم کے بادل آئے

دور ہو جائے ابھی دردِ مجھے کل آئے
خاکِ تربت کا جو سر تک مرے صندل آئے

خار صحرائے مدینے کے ہین گلہائے بہشت
دیکھین کب سامنے آنکھون کے وہ جنگل آئے

وادی عشق رسول عربی مین جو چلے
ہر قدم خضر دکھانے او سے مشعل آئے

جب زمانے مین ہوا سرور عالم کا ظہور
بولا ہاتف کہ پیغمبر مرسل آئے

سرمۂ چشم نبی دود دل نالان ہی
شکر صد شکر مرے کام یہ کاجل آئے

صف محشر مین ہمین دیکھکے بولینگے ملک
یہ گرفتار سر زلف مسلسل آئے

قیدی سلسلۂ زلف محمد ہون مین
نہین ممکن کہ شفاعت مین کبھی بل آئے

زندگی موت سے بدتر ہی غم حضرت مین
آج آجائے اجل آئے نہین کل آئے

فخر پھر کیون نہ گناہون کو اطاعت پہ ہو
جب شفاعت کو مری احمد مرسل آئے

باغ طیبہ مین فلک لائیگا شہرت اکدن
دیکھین کب نخل تمنا مین مرے پھل آئے

صف محشر مین کس مشتاق کی یہ آمد آمد ہی
صدا ہے یا محمد یا محمد یا محمد ہے

پس مردن جگہ تھوڑی سی ملجائے مدینے مین
مجھے اتنا ہی رتبہ ای بشر کونین ابجد ہے

پئے تعلیم دین وہ عالم ایجاد مین آئے
ادیب عالم ملکوت اوسکا سایۂ قد ہے

ترے کوچے مین ہی جنس گران یہ عشق کا سودا
تراز و حج ہی بیت اللہ کا اور سنگ اسود ہے

سراپا وصف احمد سے ہی دل گنجینۂ معنی
زبان ذکر رسالت سے کلید قفل ابجد ہے

پھنادے اسکو یارب سلسلۂ زلف محمد کا
دل وحشی مرا آہوے غزال چشم اسود ہے

احد احمد کا مضمون متحد ہی ایک نکتے مین
مرے دیوان کا جو حرف ہی حرف مشدد ہے

چمکتا ہی ستارہ آسمان حسن مطلق کا
کہ ہنگام طلوع نیر نور مجدد ہے

نہو برباد ملکِ ہند مین یارب مری مٹی
مس تن کو مرے اکسیر خاکِ پاک مرقد ہے

نہین جائے سخن ذکر دہانِ میم احمدؐ مین
کمر کا وصف میرے سارے دیوانین ندارد ہے

کہ ہم بخشوالین گے ہمارا شافعِ محشر
محمدؐ ہے محمدؐ ہے محمدؐ ہے محمدؐ ہے

دکھاتے کیون شہ دل طاؤس کے داغونکی نیرنگی
کہ میرے سر پہ چھایا ابرِ گیسوے محمدؐ ہے

بھٹکتے پھرتے ہو گمراہ کیون کوے ضلالت مین
ادھر آؤ کہ ظلِّ حق تہِ دامانِ احمدؐ ہے

مدینے مین بلالو جلد اسکو یارسول اللہ
کہ مشتاقِ زیارت شہرت بیتاب بیحد ہے

غزل در توحید

تجلی ہے اسکی اور وہی برقِ فگن بھی ہے
اسی سے شمع ہے روشن اسی کی انجمن بھی ہے

وہ خود معشوق خود عاشق ہے سب ہے اسکی نیرنگی
وہی ہے قیس اور لیلی وہی نل اور دمن بھی ہے

اسی کی بو سے ہے مشک نافۂ تاتار مین پنہان
اسی کی زلف سے آباد صحراے ختن بھی ہے

تماشا دیدۂ بلبل سے کر گلزار عالم کا
وہی ہے رنگِ برگِ گل وہی بوے چمن بھی ہے

بچانا طائرِ جان کا ہے اس صیاد سے مشکل
کمان ابرو بھی تیرانداز بھی ناوک فگن بھی ہے

صفا دلکو رکھو آلایش گرد کدورت سے
یہی خلوت سرا ہے یار بھی ہے انجمن بھی ہے

نپوچھو حال ہمسے شہرت وارستہ خاطر کا
وہی ہے جوشِ وحشت اور وہی دیوانہ پن بھی ہے

غزل در منقبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

زہے شانِ جلالِ بادشاہِ انسی و جانی
امیر المومنین الفسِ پیمبر شیر یزدانی

ظہور آیۂ تطہیر وحین معنی ہتّی
فلک کو بہر تعظیم اُسکے خم ہونا عبادت ہے
فروغ حسن حیدر سے ہوا ہر نور عالم مین
خلیل کعبۂ دل عیسی بیماری جان ہین
جو چاہے مصطفے کو مرتضے اسے جا ملے پہلے
یہان آب لقا ہر دا اور وہان تسنیم و کوثر ہے
بشر سے رخ اُسکی ہو سکے یہ غیر ممکن ہے
وہ شاہ حسن ذات لم یزل کا حسن پنہان ہے
کہ آسان مجھپہ ہر اشکال ای حلال ہر مشکل

مثال احمد یکتا کوئی اُسکا نہین ثانی
ملک کو فخر اُسکے آستانے کی ہو دربانی
ہے چرخ ہدایت آفتاب دین و ایمانی
کلیم طور عرفان نوح کشتی خدا دانی
کرے ارکان دولت کب ہوا دربار سلطانی
دو عالم مین ہی جاری اُسکے بحر فیض کا پانی
خدا او مصطفے جسکی کرین ہر دم ثنا خوانی
ظہور اُسکا ہو ا اول حسن یوسف کا ہوا ثانی
کہ درد لا دوا کی ہاتھ مین تیرے ہی درمانی

ازل سے اسمین نام حیدر کرار ہی کندہ
نگین دل مین ہی شہرت مہر سلیمانی

یوسف ہی اور احمد مختار اور ہے
مین کس زبان سے عظمت شبیر بیان کرون
محشر کا خوف کھائے نہ امت رسول کی
جنت کو بھول کر بھی نجا ئینگے شیر بے
رحمت خدا کی مجھپہ ہے صدقہ حبیب کا
ہی لا علاج میری تپ ہجر ای مسیح
پستی کو وہ طور کجا لامکان کجا

یثرب جدا ہی مصر کا بازار اور ہے
دربار ہی یہ اور یہ سرکار اور ہے
اللہ کا حبیب سے اقرار اور ہے
یہ باغ ہی کچھ اور وہ گلزار اور ہے
مین جنتی ہون مستحق نار اور ہے
آزار اور ہے مجھے آزار اور ہے
معراج حضرت شہ ابرار اور ہے

سب انبیا ہیں کہتے ہیں جنکو تمیم سب
ان موتیون مین وہ دُرِ شہوار اور ہے

طیبہ مین صبح و شام تجلّی ہر طور کی
یہ شہر یہ دیار یہ بازار اور ہے

آبِ بقا سے بھی نہ بجھے گی یہ میری پیاس
یہ تشنگی ہے شربتِ دیدار اور ہے

اعمال نیک و بد کے لیے جانچنے کا وقت
محشر کا دن ہے آج کا دربار اور ہے

کوئی نہیں شریک کسی کا بجز عمل
خوفِ جلالِ حضرتِ قہار اور ہے

ہوگی سبھون کو وان طلب اپنے نجات کی
لیکن ہم امتونکا طلبگار اور ہے

ہر اک نبی کو ہوگا غم اپنے ہی نفس کا
غمخوار امتان گنہگار اور ہے

بازار حشر مین کوئی خواہان نہین مگر
جنس گنہ کا میرے خریدار اور ہے

سجدے مین سر کو پھر شفاعت مجھکو پائینگے
دوزخ مین جب سنین گے گنہگار اور ہے

شہرت بجز نبی مین کرون کسکی التجا
جامی کوئی میرا مددگار اور ہے

تو وہ پیدا سرورِ عالم ہوئے
جسکے باعث حضرتِ آدم ہوئے

تھا انہین کا بو البشر مین نور پاک
سجدے مین جس سے ملایک خم ہوئے

رازدانِ حق نتھا کوئی نبی
سرِ حق سے آپ ہی محرم ہوئے

آپ ہی کے پارہ ہاے نور سے
ماہ و انجم نیّرِ اعظم ہوئے

اس لبِ جان بخش کے اعجاز پہ
دل سے صدقے عیسی مریم ہوئے

زخمہاے سینۂ دلریش کے
آپ کے لطف و کرم مرہم ہوئے

ختم تھا حق رسالت آپ پہ
لشکرِ کفار سب برہم ہوئے

لائقِ سجدہ وہی ہے آستان | ہائے کیون لائق نہ اسکے ہم ہوئے
کیا وہ جانین سرِ محبوبِ خدا | جو نہ اپنے راز سے محرم ہوئے

شکر کرنے کا ہے ای شہرت مقام
اوسکی امت مین جو پیدا ہم ہوئے

شہِ اعظم الشان پیدا ہوئے | سرے دین و ایمان پیدا ہوئے
ہوئی بزمِ عالم مین کیا روشنی | وہ شمعِ شبستان پیدا ہوئے
گلون کا ہوا رنگ فق اک قلم | وہ رشکِ گلستان پیدا ہوئے
ملایک یہ بولے اوسے دیکھکر | دو عالم کے سلطان پیدا ہوئے
حبیبِ خدا ختم المرسلین | شہِ جن و انسان پیدا ہوئے
کتابین نبیون کی سب رد ہوئین | وہ سرتاج قرآن پیدا ہوئے
لیے خاتمِ مُہرِ پیغمبری | وہ شاہِ سلیمان پیدا ہوئے
شرف جس سے آدم کو حاصل ہوا | جہان مین وہ انسان پیدا ہوئے
ملائک نے سجدہ کیا ہے جسے | وہ محبوب یزدان پیدا ہوئے

ہم اُمت اُسی کی ہین شہرت مگر
گنہ سے پشیمان پیدا ہوئے

مبارکباد در تہنیت ولادت حضرت صلعم

مبارک ہو مبارک یہ سہی قد | تبارک اسمہ الاعظم محمد
مبارکباد بی بی آمنا کو | چلو بڑھ بڑھ کے سب صلِ علیٰ کو

یہ بیٹا رحمۃ للعالمین ہے
یہ نورِ دیدۂ عین الیقین ہے

شفیع المذنبین فرزند ہے یہ
گلِ خلدِ برین فرزند ہے یہ

بڑھائی اسکی سب گاتی ہین حورین
چلی جنت سے لُو آتی ہین حورین

ملائک تہنیت خوان ہین فلک پر
بجاتے دف ہین مہر و ماہ گھر گھر

مچی ہے دھوم اُس رشکِ قمر کی
ہی گھر گھر تہنیت خیر البشر کی

کھلے دروازۂ جنت ہین اسدم
گلِ جنت کی بُو آتی ہے پیہم

فرشتون کی سواری آرہی ہے
وہ حورون کی عماری آرہی ہے

منور ماہ سے ہے تا بماہی
زچا خانا بنا عرشِ الٰہی

بظاہر یہ بنام مصطفے ہے
ولی باطن مین نورِ کبریا ہے

خدا کی شان ہے اِس سے ہویدا
ہوا ہے یہ عجب محبوب پیدا

یہ آیا ہی زمین پر عرش منزل
اِسی پر رحمتِ حق ہوگی نازل

یہی تو سرِ وحدت کا چمن ہے
اِسی کے غم مین بلبل نعرہ زن ہے

نہالِ باغ وحدت کا یہ ہے پھل
یہی پیدا ہوا تھا سب سے اول

فلک پر مہر و ماہ و برق و اختر
اِسی کے نور سے سب ہین منور

زمین اِسکی اِسی کے ہین یہ افلاک
اِسی کی شان مین آیا ہے لولاک

یہی ہاتھون سے توڑیگا سرِ لات
سرِ عُزّی یہ ماریگا یہی لات

مٹے گا دین سے اِسکے کُفر یکسر
پڑینگے سب بتِ بے دین پہ پتھر

کریگا یہ بُت و بتخانہ برباد
سُنیگا کون ناقوسون کی فریاد

زمین سے شور اسکا تا فلک ہے — کہ حورین شاد ہین خوش ہر ملک ہے
ہوئے منسوخ سارے دین اس سے — کتاب مرسلِ پیشین اس سے
کلام اللہ کی صورت یہ آئے — سراپا نور کی صورت یہ آئے
یہی خضر طریقت کا ہے رہبر — یہی پیغمبرون کا ہے پیمبر
شریعت کی ہوئی ایجاد اس سے — بنائے دین کی ہے بنیاد اس سے
اسی کی معرفت عرفانِ حق ہے — اسی کی شان مین سبحانِ حق ہے
حقیقت سے جو اسکی ہووے آگاہ — نظر آئے اُسے واللہ اللہ
یہ ہے نور خدا بشکل انسان — وہ سمجھے جسکے ہو کچھ دلمین عرفان
کریگا اُمتون کی غمگساری — ہے اس پیارے کو اُمت اپنی پیاری
سدا اُمت کا غم کھاتا رہیگا — یہ مینھ اشکونکا برساتا رہیگا
اسی سے مغفرت ہے اُمتون کی — اسی کے ہاتھ ہے ڈوری سبھونکی
صفت جسکی کرے خود حق تعالے — کرون کیا وصف شہرت اُس سے بالا
سلام اُنپر اور اُنکی آل پر ہو — درود بیحد و سب اُنپہ بھیجو ٭

ترجیع بند در نعت

مارا مجھے زلفِ شہ امی لقبی نے — حیران کیا آئینہ رخسار نبی نے
بیچین کیا اک نگہ بو العجبی نے — بیتاب سا بیتاب کیا مضطربی نے
دلکو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

مرنے پہ کمر باندھی ہی ابتو مرے جی نے
دم بند کیا ہجر کی ہی تشنہ لبی نے
لیچل مجھے ای جذبِ جنون جلد مدینے
بطحا کی طرحدار نے یثرب کے نبی نے
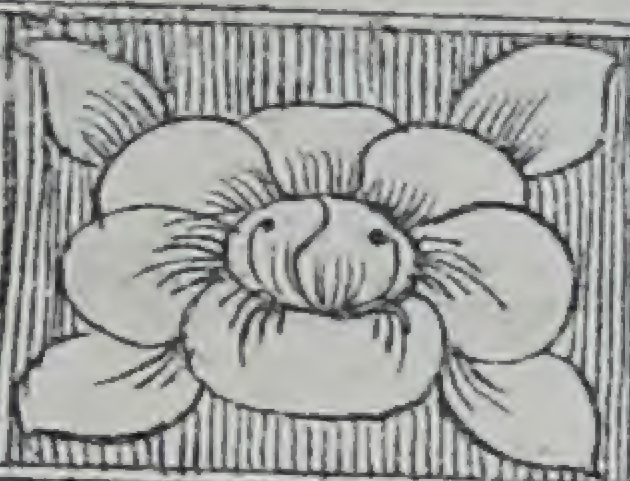
دلکو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکّی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

مین صورتِ یوسف کا نہین چاہنے والا
شیرین کا نہین عشق ہی دلکو مرے بیٹھا
اور قیس کی مانند نہین عاشقِ لیلا
وامق کیطرح مین نہین ہون والۂ عذرا

دلکو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکّی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

کیا پوچھتے ہو حال مرے سوزِ درون کا
ہی طرز جدا سب سے میرے جوشِ جنون کا
اس آتشِ دوری نے سراپا مجھے پھونکا
کیون ٹکڑے نہ دامن ہو مرے صبر و سکون کا

دلکو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکّی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

دنیا کا مقید نہین پابند ہون دین کا
دل بستہ نہین سلسلۂ زلفِ حسین کا
عاشق نہین واللہ کسی لعبتِ چین کا
بے پردہ ہون شیدا ہو مین اک پردہ نشین کا

دلکو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکّی مدنی ہاشمی و مطلبی نے
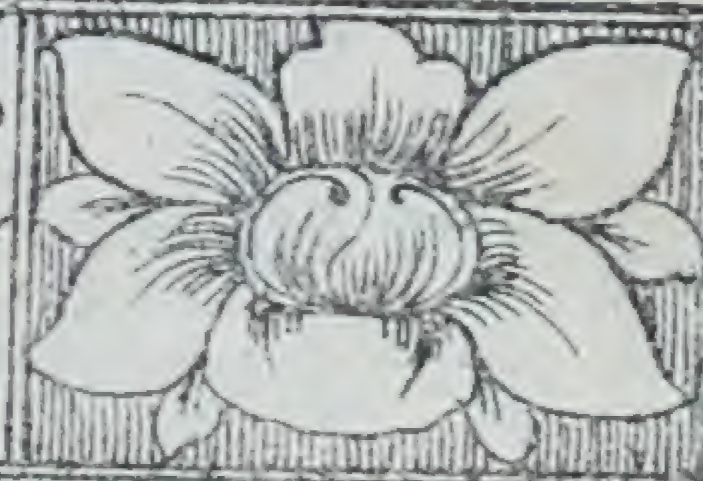
پوچھے جو کوئی نام کو اوسکے تو بتا دون
پوچھے جو کوئی گھر تو نشان اوسکا مین دون کہان
کلمہ اوسے پڑھ کر کے نشان اور بتا دون
کعبہ کی طرف ہاتھ اوٹھا کر کے سنا دون

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

تکرار کا اللہ سے سامان ہے سارا
کیا کیجیے جی پر بھی کسی کا ہے اجارا
محبوب جو اوسکا تھا ہوا اب وہ ہمارا
ای عشق فقط تیری مدد کا ہے سہارا

دلکو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

ہے دور بہت منزل جانکاہ ہماری
ہے تجھسے مناجات یہ اللہ ہماری
کسطرح ہو طے عمر ہے کوتاہ ہماری
کچھ حسن مجازی سے نہین چاہ ہماری

دلکو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

اب عشق کے وادی مین قدم مینے ہے ڈالا
کیا جی کو سنبھالون نہین جاتا ہے سنبھالا
ای خضر توکلت علی اللہ تعالے
بتلاؤن مین کیا کسکا ہون مین چاہنے والا

دلکو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

گیسوئے کسی محبوب کا ہے دام ہمارا
آغاز محبت مین ہوا کام ہمارا
از ار غم و رنج ہے آرام ہمارا
اللہ بخیر اب کرے انجام ہمارا

دلکو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

جانے کی مدینے تو نہین تاب و توان ہے
سینہ مین جگر سوز جدائی سے طپان ہے
لب پر غم جانکاہ سے نالہ ہے فغان ہے
شہرت یہی ہر وقت مرے ورد زبان ہے

دلکو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

ترجیع بند مطلع قدسی رحمۃ اللہ علیہ در نعت و بیان معراج شریف

نخل توحید سے جسوقت کہ پیدا ہوا پھل
فرع احمد کی ہوئی اصل احد مین کونپل
بجگیا کشور وحدت مین جو کثرت کا دہل
نور احمد سے ہوئی شکل بناے اول
اوسکے پرتو نے کیا جبکہ فروغ مشتعل
نور کا دیدۂ اختر مین لگایا کاجل
ہوا ظاہر جو نظر سے تھا جہان کے اوجہل
بولا خود نور وہ بنکر کے نبی مرسل

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حسن مخفی کو جو منظور ہوا اپنا ظہور
نور احمد کو کیا نور احد سے پر نور
درج اسرار مین رکھا اوسے کرکے مستور
ایک مدت اوسے اسطرح رکھا اپنے حضور
پھر ہوا حسن پر اوس نور کے عاشق وہ غفور
مصطفےٰ نام کیا اوسکا جہان مین مشہور
آپ پھر شاہ بنا اوسکو بنایا دستور
پھر کہا خدمت تبلیغ پہ کرکے مامور

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جبکہ پیدا ہوئے عالم مین شہ فخر انام
پھر درود اونپہ کیا حضرت حق نے انعام

کردیا راز خفی آپ پہ اظہار تمام
پاس حضرت کے وہ رہتے تھے سحر تا شام
اِس سوا کرتے نہ تھے پہلے کوئی اور کلام
لاتے تھے حضرتِ جبریل خدا کے پیغام
کام تھا اونکو یہی تھا یہی معمول مدام
باادب کہتے تھے کرتے ہوئے جھک جھک کے سلام

مرحبا سیّد مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حل ہوا مجھپہ یہ تھا مسئلہ ہر چند ادق
ہی تری ذات مین سب جلوۂ ذاتِ مطلق
بے سبب بلبلِ نالان کا کلیجا نہین شق
بزم کونین کی ہی تیرے قدم سے رونق
ذات مصدر ہی تری سارا جہان ہی مشتق
نور عارض سے ترے رنگ ہی خورشید کا فق
فیض سے تیرے ہی ہر باغ کا سرسبز ورق
بُت بھی کہتے ہین تجھے دیکھ کے ای مظہر حق

مرحبا سیّد مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

دوش اُمت پہ گناہونکا ہی گو پشتارا
ہفت دوزخ ہی غضب کا ترے اِک انگارا
تو گلستانِ دو عالم کا ہی گلشن آرا
شکل گل مین نظر آیا جو ترا رخسارا
غم نہین بحر شفاعت کا ہی جاری دھارا
ہست جنت ہی ترے لطف کا اک نظارا
دامن گل ہی تری بو سے معطر سارا
بلبلون نے بھی چہک کر کے یہ نعرہ مارا

مرحبا سیّد مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آئے عالم مین جو وہ سرورِ عالم ذیجاہ
ہوئے بے سبب جن و ملک دیکھ کے شکل وہ خواہ

مالکِ ہر دو سرا ہی یہی کونین کا شاہ
قد الف لام کی صورت ہی وہ گیسوے سیاہ
کفر و ظلمت کا ہوا گھر ترے جلوے سے تباہ

عارفون نے کہا پہچان کے ای غیرت ماہ
آور ہے وہ دہن اسکا ہی اللہ گواہ
دیکھکر کیون نہ کہین سب تجھے اللہ اللہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

شبِ معراج گیا تو جو سوے عرش برین
سب پیمبر تھے جلو مین پئے عز و تمکین
کھولے رضوان نے تمنا مین درِ خلد برین
تہ سبحان محو لقا کوئی کہین کوئی کہین

ظفر قوا کہتے ہوئے ساتھ تھے جبریل امین
سب ملک کہتے تھے صلوات و سلام ای ذی شان
صف القدس حور و ملائک تھے پیش پیش قرین
ہر قدم پر یہی آتی تھی صدا تحسین

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کیا تھی وہ رات کہ تھی رشک تھی جسکی شام
حورین پکڑے تھین رکابون کو جلو مین ہر گام
کہین آدم کہین ادریس کا اسجا تھا مقام
کہین موسی تھے ادب سے کھڑے مشتاق کلام

ذرے ذرے کو تھا دعوای انا النور تمام
قدسی تھامے تھے براق شہ والا کی لگام
کوئی پڑھتا تھا درود اور کوئی کرتا تھا سلام
کہتے تھے حضرت عیسی اکیلے لیکے نام

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کہین یعقوب تھے با دیدہ حیران نگران
چاہ مین تھا کہین وہ ماہ کنعان

خضر بھی تشنہ لبی سے تھے کسی جا حیران
بحر غم کا تھا کہین نوح کے سر طوفان
ناگہان پونہچی سواری شہِ والا کی جو وان

صورتِ ماہی بے آب تھے یونس بھی طپان
پا برہنہ تھے کسی جا پہ سلیمان زمان
کر کے تسلیم سبھون نے کہا شادان شادان

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ہر طرف غل تھا کہ وہ آتے ہین محبوب جلیل
سر بکف شوق ہین حاضر تھے کہین اسمٰعیل
باغ فردوس چشمہ کوثر کی سبیل
عرش کے پرتو رخ سے ہوئی روشن قندیل

کعبہ دین و خداوند دو عالم کی خلیل
تاکہ کہلائین تری تیغ نگہ کے وہ قتیل
اور رضوان پئے تزئین تھے حورونکے کفیل
الغرض کہتے تھے سب دیکھکے وہ شکل جمیل

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تا بسدرہ گئے اس جاہ و حشم سے سرور
چھوڑا رفرف پہ براق اپنا بھی اوسنے جا کر
ہوش تن جان کو نہ تن کو رہی کچھ جان کی خبر
جب سراپردۂ وحدت کے گئے وہ اندر

وان پہونچکر کے تو جبریل کے بھی جلگئے پر
خواہش وصل مین تنہا چلے سوے داور
لامکان تک تو اسی طرح ہوا اوسکا گذر
ہاتف غیب سے آوازہ یہ آئی باہر

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جب ہوا دائرہ وصل کے مرکز پہ گذر
چھپ گیا مہر تجلی مین وہ ماہِ انور

نہ رہا فرق حدوث اور قدم میں یکسر
اور امکان و وجوب ایک ہوئے سب ملکر
اوٹھ گیا نقطۂ احمد کا حجاب اکبر
نظر آیا وہاں سب جلوۂ ما زاغ البصر
بیٹھے قوسین کے حلقے میں وہ جب [illegible]
لب رحمت سے یہ آتی تھی صدائے خوشتر

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ہوگئے طالب و مطلوب جو دونوں باہم
کیا امت کی شفاعت میں سر عجز کو خم
تھا کریم ابن کریم اوسپہ خدا کا تھا کرم
آرزو دل میں تھی جو کچھ وہ بر آئی اوسدم
کر ادا سجدۂ احسان خدائے عالم
بخشش امت کی کرا کے پھرے وہ شاہ امم
گھر تلک اپنے آئے اوسی طرح سے باجاہ و حشم
جن و انسان و ملک تھے یہی کہتے ہر دم

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ہو سکا مجھسے نہ اللہ کا روزہ نہ نماز
جرم و عصیان کا رہا میں تو ہمیشہ دمساز
اک تری ذات سے امید ہے ای شاہ حجاز
تو شفاعت جو کریگا تو میں ہونگا ممتاز
آستانہ پہ ترے آیا ہوں ای بندہ نواز
دیکھ میری طرف اور دیدۂ رحمت کر باز
شافع حشر [illegible] کے جو مر جاؤنگا میں گشتۂ ناز
نکلے گی قبر سے تا حشر مری یہ آواز

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ترجیع بند دیگر

لیجیل اوڑھ اگر تو نہیں [illegible] تجھسے ہم
سر پر گنہ کا بوجھ ہے اٹھتے نہیں ہے قدم

کہتے ہین باآہ وبکا رتنا بصد شوقِ اتم | تجھکو خدا کا واسطہ ہے شاہ رگل کی قسم

ان نلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

صد مرحبا صد آفرین ای قاصدِ فرخ سیر | قدمون کی تیرے خاک ہے غیرت دہ کحل البصر
باصد نیاز و بندگی با عجز و زاری سربسر | کہتا ہون مین آداب سے ہاتھونکو اپنے جوڑکر

ان نلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

قسمت کہان ایسی مری اتنا کہان مقدور ہے | مین تا مدینہ جاسکون یہ تو نہایت دور ہے
پائے طلب بیکار ہے دستِ ہوس معذور ہے | تیری شمیم لطف سے یہ ملتمس مجبور ہے

ان نلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

باغِ مدینہ کیطرف حاصل علے جب جائے تو | کرتا ہون تجھسے التجا اُسن سلے مری بھی آرزو
پانی سے بیرِ غرس کی کرلیجیو پہلے وضو | پڑھکر درود بعد ازان شاہِ دین کے روبرو

ان نلت یاریح الصبا یوما الی الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

عشقِ حبیبِ دو جہان مدت سے حاصل ہے مجھے | ہر لحظہ دردِ ہجر سے بیتابیِ دل ہے مجھے
در پیش فرطِ شوق سے مشکل سی مشکل ہے مجھے | تیری ہوا خواہی سے پر اُمید کامل ہے مجھے

ان نلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم

بلغ سلامی روضۃً فیہا النبی المحترم

بیتاب ہین جان و جگر دلمین ہی سوز آٹھون پہر آنکھین ہین خونِ غم سے تر روتا ہون مین شام و سحر
عشقِ حبیبِ پاک مین پھرتا ہون مارا دربدر اتنا کرم تو کیجیو بندے کے حالِ زار پر

انِ نلت یاریح الصبا یوماً الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃً فیہا النبی المحترم

ہون بلبلِ بے خانمان گم کردہ نخلِ آشیان لب پر ہی یہ شور و فغان باغِ مدینہ ہی کہان
اتنی نہین تاب و توان دیکھون جو اوس گل کا مکان بے بال و پر ہون خستہ جان کیونکر پہونچ جاؤن وہان

انِ نلت یاریح الصبا یوماً الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃً فیہا النبی المحترم

دل مین چبھے ہین خارِ غم اوس گل کا دامن دور ہے نزدیک آپہونچی اجل وہ شہر و مسکن دور ہے
اوڑکر پہونچ سکتا نہین شاخِ نشیمن دور ہے ہون طائرِ بے بال و پر اور مجھسے گلشن دور ہے

انِ نلت یاریح الصبا یوماً الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃً فیہا النبی المحترم

دامِ بلا مین ہون پھنسا اِس گردشِ افلاک سے ہی تن مین روحِ ناتوان لرزان گنہ کے پاک سے
کسطرح چار آنکھین کرون اوس سرورِ لولاک سے کیونکر ملون دیدونکو اوس خاک کف پا پاک سے

انِ نلت یاریح الصبا یوماً الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃً فیہا النبی المحترم

دنیا مین مجھسا پرخطا کوئی نہوگا دوسرا ہی بیٹھا اِس غم سے دوتا اور سر ندامت سے جھکا

کیونکر کرون مین سامنا روسیہ دکھلاؤن کیا | پر تجھسے از بہر خدا اتنی ہی ہیری التجا

اِن نلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

سُن رکھ ذرا یہ ماجرا اس شہرت بیتاب ہے | ملجاے یثرب کی جو تو نخل گُلِ شاداب ہے
ہووے حضوری گر تجھے اس مہر عالمتاب سے | تعظیم سے تکریم سے آداب سے القاب سے

اِن نلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلّغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

ترجیع بند در مدح حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ

زہے شانِ جلال حضرتِ محبوب سبحانی | امام مشرق و غرب و بادشاہ انس و جانی
دلا کچھ غم نہین سب مشکلونکی ہوگی آسانی | خدا کے روبرو گر ہے تجھے کچھ منزلت یانی

سگِ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سگِ درگاہ جیلانی

جمالِ عارض پرنور شمع بزم یزدان ہے | فروغ صبح عرفان آفتاب دین و ایمان ہے
نگاہِ التفات اوسکی بہ از ملکِ سلیمان ہے | تری آنکھون مین گر کچھ بھی ضیاے نور عرفان ہے

سگِ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سگِ درگاہ جیلانی

غلامونکو ہے اوسکے بادشاہون پر شرف حاصل | مقاصد دین و دنیا کے ہین انکو ہر طرف حاصل
دعا سے اوسکی ہوتا لاولد کو ہے خلف حاصل | ہوادار ونکو اوسکے ہے دُرِ بیدا الاصدف حاصل

سگِ درگاہِ جیلان شو چو خواہی قرب ربّانی
کہ بر شیران شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی

نبی نے آپ کے جب دوش پر اپنا قدم رکھا
کہوں کیونکر نہ اوسکو مہر ہی چرخِ ولایت کا

محی الدین محی الدین محی الدین فرمایا
تجلّی سے ہے اوسکی عالمِ تکوین مین جلوا

سگِ درگاہِ جیلان شو چو خواہی قربِ ربّانی
کہ بر شیران شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی

چھوے نہ تیغِ غوث لاکھوں اک خرامِ ناز سے
وہ رازِ حق سے ماہر حق ہے ماہر راز سے اوسکے

کراماتین ہوئین پیدا لبِ اعجاز سے اوسکے
یہ قطرہ جا کے کہہ دو عاشقِ جانباز سے اوسکے

سگِ درگاہِ جیلان شو چو خواہی قربِ ربّانی
کہ بر شیران شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی

خدا کے لاڈلے محبوب رب کے حق کے پیارے ہین
وہ بیشک قبلۂ دین کعبۂ ایمان ہمارے ہین

سہ برجِ حقیقت آسمانِ دین کے تارے ہین
وہ ظل اللہ ہین آثار رحمت وہ نمین سارے ہین

سگِ درگاہِ جیلان شو چو خواہی قربِ ربّانی
کہ بر شیران شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی

جو اوسکے سلسلے مین ہے وہ چھوٹا قیدِ عالم سے
تعلق چاہیے دلکو جنابِ غوثِ اعظم سے

بلاؤں سے بچا سالم رہا آفات سے غم سے
یہی کہہ دین ہم اوسکو صاف پوچھے گر کوئی ہمسے

سگِ درگاہِ جیلان شو چو خواہی قربِ ربّانی
کہ بر شیران شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی

سرورِ قلب و نورِ چشم و جانِ جسمِ آدم ہی
کرم سے اوسکے ممنونِ عنایت ایک عالم ہی
شفیق و مونس و غمخوار ہی ہمدرد و ہمدم ہی
وہ اسمِ پاک اوسکا بہر انسان اسمِ اعظم ہی

سگِ درگاہ جیلان شو چو خواہی قربِ ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سگِ درگاہ جیلانی

اوسکی شان مین شانِ جلالِ کبریائی ہی
ملک کو فخر اوسکی آستان کی جبہ سائی ہی
اوسی کی ذات مین ساری صفاتِ مصطفائی ہی
یدِ قدرت مین اوسکے خلق کی مشکل کشائی ہی

سگِ درگاہ جیلان شو چو خواہی قربِ ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سگِ درگاہ جیلانی

لگادے درِ عصیان پہ جب پردہ شفاعت کا
حمایت پر ہو اوسکے کیون نہ خلق اللہ کو تکیا
رہے انسان کے دل مین پھر بھلا خوفِ قیامت کیا
کیا ہی حق نے اوسکو دستگیری کے لیے پیدا

سگِ درگاہ جیلان شو چو خواہی قربِ ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سگِ درگاہ جیلانی

اوسی سے ہی شریعت اور طریقت پر زیبائی
درِ خلدِ برین کی ہی اوسی کے ہاتھ مین کنجی
وہ ہی حسنِ رخِ ناسوت و نورِ شمعِ لاہوتی
بصارت دی ہو آنکھون مین تو حق نے نورِ عرفانی

سگِ درگاہ جیلان شو چو خواہی قربِ ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سگِ درگاہ جیلانی

بسر ہو جائے اپنی عمر یارب اِس تصور مین
ہمین بھی حشر کے دن اپنے سایے مین جگہ دیوین
جمالِ پاک کے دیدار کی شائق ہین روحین [illegible]
ہماری گر سے کوئی تو [illegible]

سگِ درگاہ جیلان شو چو خواہی قربِ ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی

خمسہ غزل فارسی نعتی رحمۃ اللہ علیہ در نعت

اوس شہِ لولاک کا ہی سب یہ احسانِ کرم
ہی صدف کونین بہرِ ابرِ نیسانِ کرم
خلق مین جاری ہی اوسکا بحرِ عمانِ کرم
گوہرِ ذاتِ محمدؐ مصطفے اشانِ کرم
بحرِ موّاج کفش تفسیرِ قرآنِ کرم

ہی کریم ابنِ کریم اوسکی ہی بس کافی پناہ
غم نہین گو دوش پر رکھتے ہین بارِ گناہ
چاہیے لا تقنطوا پر دمبدم رکھنی نگاہ
صد ہزاران کوہ جُرم آمتان یک برگِ کاہ
آن شفیع المذنبین سنجد بمیزانِ کرم

خُلد کو حاصل ہوئی تجھسے بہارِ بیخزان
تیری رحمت سے نہین کچھ دور اے شاہِ جہان
جائۂ گُل تیری بو سے ہی سب بہ کلیان
نخلِ مقصودِ دو عالم بر دہد در یک زمان
گر فشانی قطرۂ از ابرِ بارانِ کرم

بحرِ فانی مین کہان ٹھہرے حبابِ زندگی
کس پریشانی مین ہون سرمستِ خوابِ زندگی
کب بجھائے پیاس طالب کی شرابِ زندگی
یک سخن فرما کہ دریابیم آبِ زندگی
آن لبت بحرِ حیاتِ عالمے جانِ کرم

ہین لقب مشہور تیرے جانتے ہین مرد و زن
گو مین عاصی ہون مگر تو ہی شفیعِ ذوالمنن
رحمۃٌ للعالمین مطلوبِ حق فخرِ زمن
ارتکابِ نہی از ما دور سازد بے سخن
چون کُنی امرِ عطا با میرِ سامانِ کرم

مدح مین تیری نہین شہرت کا چل سکتا قلم
پارۂ قرطاس پر کیونکر کرین تحریر ہم

ای چمن آرای دین تیری قسم تیری قسم
بلغ لعنت از بہار خوشدلی رشک ارم

بلبل آسا شاد نعتی در گلستان کرم

خمسۂ غزل مولانا ابو الخیر صاحب خلف مولانا امانت اللہ صاحب غازیپوری

بہے گا آب رحمت ہوکے پانی دیدۂ تر کا
لب کوثر گڑا ہوگا خیمہ مشتاقان سرور کا

بجھا دیگا ہماری پیاس کو دور اوسکے ساغر کا
ہمین اندوہ کیون ہو تشنگی روز محشر کا

کہ پیاسا ہون شراب الفت ساقی کوثر کا

جنون بھڑکا ہوا سینہ مین ہی محبوب داور کا
تعشق دل وابستہ ہی رخسار منور کا

ازل سے سلسلہ جنبان ہون گیسوی معنبر کا
نہ خواہان سنبلستان کا نہ جویا مشک و عنبر کا

ہمارے سر مین سودا ہی فقط زلف ہمیر کا

شرف حاصل ہوا مجھکو یہ عشق خود بدولت سے
کہ بوے مشک آتی ہی مرے ہر داغ حسرت سے

نہو گا دل شگفتہ نکہت گلہای جنت سے
معطر ہی دماغ جان شمیم زلف حضرت سے

یہ مشتاق ہی پاے نبی کے ایک ٹھوکر کا

قدم سے جب قدم باہر رکھا اوس فخر آدم نے
گوارا کی دوئی اوسکی نہ اوس ذات مقدم نے

غلط یہ وجہ یکتائی نہین اوسکی لکھی ہمنے
مٹانا تھا رقابت کا کہ خلاق دو عالم نے

نہین پیدا کیا سایہ بھی اوس جسم منور کا

اوسی کی شان والامین ہی آیا سورۂ طہٰ
اوسیکی مدح دندان سورۂ یٰسین سے ہی پیدا

الم نشرح ہی وصف سینۂ خیر الورا گویا
اوسی کی زلف کی مدحت ہی واللیل سرتاپا

مبیّن والضحیٰ ہی جسکے روے پاک انور کا

کہو تو کس نبی نے رتبۂ معراج ہی پایا
براق برقدم کسکی سواری کے لیے آیا
تھا ادنا کام اوسکو قاب قوسین تک جانا
اوسی کی سیر کی مدحت ہی سبحان الذی اسریٰ

بنا ہی سرمہ مازاغ البصر جس چشم انور کا

نوشتہ کاتب اعمال کا جس دم برآمد ہو
بدی کی جو رقم ہو درج اوسمین اک قلم رد ہو
شفیع جرم و عصیان یہ ہمارا شوق بیحد ہو
زبان پر روز و شب یا رب جلے وصف احمد ہو

مرا فرد عمل دیوان ہو اوصاف پیمبر کا

جسے ہی جان و دل سے کثرت صلوٰت کی عادت
خدا اوسکو پاک برلاتا ہی سب اوسکی حاجت
لکھا ہی آتے ہین خود مجلس میلاد مین حضرت
حبیب پاک کی محفل نکیون ہو دافع آفت

جہان ہو خیر کا مذکور وان پھر دخل کیا شر کا

دعا ہی شہرت مشتاق کی اے خالق یکتا
کہ دیکھون اپنی آنکھون سے بہار گلشن بطحا
نہ دنیا کی ہوس دل مین نہ ہی جنت کی کچھ پروا
ابو الخیر اب تمنا ہی کہ جیتے جی ہمین مولا

دکھا دے جلوۂ دیدار اپنے روے انور کا

خمسہ غزل منشی امیر احمد صاحب امیر تخلص

گر یہان سخت خطا کیسی ہی ہمسے ہوگی
پر نجات اپنی محمد کے کرم سے ہوگی
اوس گھڑی جان رہا آتش غم سے ہوگی
قبر گلزار جو حضرت کے قدم سے ہوگی

راہ در پردہ اوسی باغ ارم سے ہوگی

نہ سلیمان سے نہ دارا سے نہ جم سے ہوگی
اور نہ موسیٰ کے نہ عیسیٰ کے کرم سے ہوگی

ہوئی جو کچھ ہی اوسی شاہِ اُمم سے ہوگی | زندہ جب خلق خدا حضور کے دم سے ہوگی

رونق اوس بزم کی حضرت کے قدم سے ہوگی

ماسوا اوسکے کسیکی نہیں اُلفت ہرگز | مر بھی جاؤنگا تو جائیگی نہ حسرت ہرگز

نہ بھریگی نہ بھریگی نہ طبیعت ہرگز | دل سے نکلیگی نہ حضرت کی محبت ہرگز

حور باہر نہ کبھی باغِ اِرم سے ہوگی

ای حبیبِ عربی سب ہی یہ صدقہ تیرا | تیری ہی وجہ سے اظہار ہوا حضرت کا

عرش پر کلمۂ توحید کا مطلب یہ تھا | کاتبِ صنع نے نام اسلیے پہلے لکھا

لوح راضی نہ کسیطرح قلم سے ہوگی

دمبدم ہی یہی باعث مرے گھبرانے کا | کام شیطان کو مومن کے ہی بہکانے کا

جز عمل ساتھ نہیں کوئی مرے جانے کا | نزع کے وقت کوئی نہیں آنے کا

مشکل آسان مری تیرے کرم سے ہوگی

وادیِ عشق میں مشکل ہی قدم کا رکھنا | خضر بھی پھیرتا ہی اس راہ مین بھٹکا بھٹکا

سر سے اس راہ مین عشاق کو چلنا ہی روا | جادۂ عشق نبی ہی دمِ شمشیر فنا

قطع یہ راہ اگر ہوگی تو ہم سے ہوگی

لب کے اوصاف مسیحا کے مقابل ہونگے | لذتِ چاہِ ذقن پوچھونگا مین یوسف سے

خضر سے چشمۂ حیوان کے رہینگے چرچے | تذکرے ہونگے وہان وکر حضرت کے

جب ملاقات نصیبِ اہلِ عدم سے ہوگی

مانگیے ہم بھی وہ حور و نہین اگر جنت کے | چرچے ہوونگے نہال حسن وحدت سے

لب کے رخسار کے آنکھوں کے قمر طلعت کے | تذکرے ہونگے دہان و کمر حضرت کے

جب ملاقات نصیب اہل عدم سے ہوگی

باغ یثرب کی حقیقت کو سمجھتا ہون مین حج | اور طواف درِ حضرت کو سمجھتا ہون مین حج

جلوۂ قبۂ تربت کو سمجھتا ہون مین حج | ہون وہ زائر کہ زیارت کو سمجھتا ہون مین حج

بحث اس مسئلے مین اہل حرم سے ہوگی

واعظا تجھکو ہے اس بات مین ناحق اصرار | ہے شفاعت کا شفیعِ دوسرا سے اقرار

اوسکی امت کا جہنم مین ہے جانا دشوار | کھینچ لیجائینگے کسطرح فرشتے سوئے نار

خلق لپٹی ہوئی حضرت کے علم سے ہوگی

کچھ کسیکی نہین بن آئیگی اوس دن تدبیر | نفسی نفسی کی نبی ساری کرینگے تقریر

سچ یہ شہرت نے کہا ہے کہ سبھی شاہ و فقیر | ہون نبی خواہ ولی حشر کے میدان مین اسیر

التجا سب کی شہنشاہِ امم سے ہوگی

خمسہ غزل مسلسل در مناجات

گل نعت رشکِ چمن ہو الٰہی | معطر مرا یہ دہن ہو الٰہی

ہر اک شعر شہد و لبن ہو الٰہی | بیان مدح شاہِ زمن ہو الٰہی

یہ مقبول میرا سخن ہو الٰہی

زبان کو رہے ورد صلوات ہر دم | رہے جان مین حب آل معظم

تمنا یہی تجھسے رکھتے ہین بس ہم | دل اور الفت چار یارِ مکرم

سر او رسایۂ پنجتن ہو الٰہی

منور رہے یہ چراغ تمنا | سر عرش پر ہو دماغ تمنا

منور رہے یہ چراغِ تمنا
یہی دل میں ہے میرے داغِ تمنا
سرِ عرش پہ ہو دماغِ تمنا
سدا سبز اور سرخ باغِ تمنا
طفیلِ حسینؑ و حسنؑ ہو الٰہی

یہ اک جان اور اسقدر غم کا لشکر
مصیبت کا اک کوہ ٹوٹا ہے سر پر
نہ ہے کوئی ناصر نہ ہے کوئی یاور
پئے آل و اصحاب و ازواجِ اطہر
مرا دور رنج و محن ہو الٰہی

نہیں مجھکو خواہش ہے جاہ و حشم کی
توجہ رہے اونکے چشمِ کرم کی
تمنا نہیں ثروتِ بیش و کم کی
ترقی الفتِ رسولِ اُمم کی
برائے اویسِ قرن ہو الٰہی

اجل کی ہے ہر وقت سر پر چڑھائی
کرو میری اس غم سے مشکلکشائی
اور ابلیس ملعون کی ہے بن آئی
برائی سے دنیا و دین کی رہائی
بہ پیران پیرِ زمن ہو الٰہی

مجھے روسیاہی سے ہے بس ندامت
دعا میری تجھسے ہے ای شمعِ وحدت
دکھاؤنگا کیا منہ بروزِ قیامت
نہ ایمان کو ہو میرے عصیان کی ظلمت
نہ سورج کو میرے گہن ہو الٰہی

ذرا دیکھ لوں وہ مقامِ معظم
ہے اوس گھر کا کیا انتظامِ معظم
کہ ہے کعبہ جس گھر کا نامِ معظم
پس حج بیت الحرامِ معظم
مدینہ ہمارا وطن ہو الٰہی

اگرچہ ہی شیطان ایمان کا رہزن
مگر مجکو ہی خوف سے اوسکے مامن
خصوصاً ہی بر وقت مرنے کے دشمن
پڑھون کلمۂ طیبہ وقت مردن

یہی میرا آخر سخن ہو الٰہی

اجل کو تو آنا ہے اک دن مقرر
بنے قبر میری مدینے کے اندر
یہی التجا میری تجھسے ہے داور
پئے غسل ہو آب زمزم میسر

حریر مدینہ کفن ہو الٰہی

خدایا تو ہی قبر مین ہی نگہبان
نہون مین سوالون سے دلمین ہراسان
نکرنا فشارِ لحد سے پریشان
جواب نکیرین دیدون مین آسان

لحد اک جنان کا چمن ہو الٰہی

مدینے کا دیکھون وہ جنگل ہمیشہ
پڑھون شہر تا نعت مرسل ہمیشہ
رہون عشق احمد مین پاگل ہمیشہ
درود و سلام اک سلسل ہمیشہ

بروح رسولِ زمن ہو الٰہی +

یہ چند اشعار قابل پڑھنے قبل ذکر ولادت کے ہین

آمد آمد ہی شہِ لولاک کی
آمد آمد ہی رسولِ پاک کی

آمد آمد ہی نسیمِ خلد کی
آمد آمد ہی شمیمِ خلد کی

آمد آمد ہی شہِ دارین کی
آمد آمد ہی سرورِ اور چین کی

آمدِ ماہِ شبِ معراج ہی
آمدِ شاہِ سریر و تاج ہی

آتے ہین وہ سیدِ والانسب
آتے ہین وہ سرورِ امّی لقب

ہے حبیب اللہ کے آنے کی دھوم | دیکھیے حور و ملائک کا ہجوم
حضرتِ جبریل ہین در پر کھڑے | نوبت اور بتخانے سارے گر پڑے
آئین رُوحِ انبیا تسلیم کو | اوٹھ کھڑے ہو مومنو تعظیم کو

شہرتِ مُضطر کی بھی تا زندگی
بندگی یا خسرو دین بندگی

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

یارب مری نعت مین اثر دے | عشقِ احمدؐ سے دل کو بھر دے
قاری کی اجابتِ دعا ہو | سامع کا حصول مُدعا ہو
جس گھر مین یہ ذکر یہ بیان ہو | ہم رتبۂ عرش وہ مکان ہو
سُننے کو مَلک فلک سے آئین | برپا ہُون درود کی صدائین
حور و غلمان کی بھی زبانی | ہو نعت کی میرے خوش بیانی
جنّات پڑھین سُنین سُنائین | دن رات پڑھین سُنین سُنائین
پریون کے رہے یہی زبان زد | کیا صلِّ علیٰ ہے نعتِ احمد
بلبل کے ہو لب پہ یہ فسانہ | گُلشن مین رہے یہی ترانہ
شُہرت سے نہین ہے مجھکو مطلب | رحمت کی ترے طلب ہے یارب
اللہ رحیم تو ہے برحق | تو ایک ہے لاشریک مطلق
غفّار و کریم ذات تیری | ستّار بھی ہے صفات تیری
ہے تجھسے عیان جہان کی بستی | ہے ہستی خلق تیری ہستی

پردے سے یہ سب عیان ہوا ہی
اِک کُن سے ترے جہان ہوا ہی

تجھکو جو ظہور اپنا بھایا
احمد کی وجود کو بنایا

جو تجھسے کہ نور الگ ہوا تھا
مشہور جہان وہ مصطفےٰ تھا

آئینۂ حسن ذات ہے وہ
اور مظہر کائنات ہی وہ

کوئی نہین جز ترے خدایا
ہی دیر و حرم ترا بنایا

کعبے مین ہی شیخ کو تری یاد
بتخانے مین برہمن ہی دلشاد

قرآن کی کسی کو ہی تلاوت
ہی بید کسی کی مشق مِلّت

دونون کو رجوع تیرے سو ہی
تیرا ہی ظہور کو بکو ہی

ہی لطف ترا سبھون پہ جاری
خاکی ہو کہ نوری ہو کہ ناری

حمد شکر ہزار تیری منت
احمد کی بنایا ہمکو اُمت

ہی شافع حشر ذات اوسکی
یہ ساری ہی کائنات اوسکی

ہی دست کرم ترا کشادہ
عصیان ہین ہمارے گو زیادہ

اعمال کی کیا کہین خرابی
رحمت نہ کرے جو تو شتابی

دوزخ مین ہمارا ہو ٹھکانا
اِس آگ سے ای خدا بچانا

مجرم ہین گناہگار ہین ہم
اعمال سے شرمسار ہین ہم

کِس جرم و خطا کا نام لیوین
جو ہمنے کیے نہین جہان مین

دنیا سے ہو جب سفر ہمارا
فردوس مین ہووے گھر ہمارا

گویائی دے جب تلک کہ یاری
ہو کلمۂ لا اِلٰہ جاری

پڑھتا رہون کلمۂ شہادت — ایمان رہے مرا سلامت

شیطان دمِ نزع گر پکارے — لاحول طمانچہ منھ پہ مارے

آئے جو فرشتہ قبض جان کو — نورانی ہو اوسکی شکل دلجو

یون نکلے ہماری جان تن سے — ہو جیسے کہ بو روان چمن سے

ہو قبر کی کچھ جو ہمپہ تنگی — وسعت مین نہ کیجیو درنگی

جسوقت نکیر و منکر آئین — جو پوچھین جواب اوسکا پائین

احمد کو رسول ہم بتادین — کلمہ پڑھکر اونھین سنادین

قبرون سے صدائے صور سنکر — ہم اوٹھین بصورتِ گلِ تر

سایہ رہے سر پہ مصطفےٰ کا — اور دامنِ آلِ مجتبےٰ کا

دے ہمکو پناہ تیری رحمت — رحمت اللہ تیری رحمت

نازل جو بلا ہو سر پہ رد ہو — ہنگام مدد تری مدد ہو

کرنا نہ عذاب قبر ہم پہ — برسے رحمت کا ابر ہم پہ

حل کر سبھی مشکلین اے اللہ — آسان ہو پل صراط کی راہ

روزہ نہوا نماز مجھسے — شرمندہ ہون بے نیاز مجھسے

گو ہم نہین ہین جنان کے قابل — رحمت سے تو اپنے کر دے داخل

جبتک رہے زندگی ہماری — ہو وے نہ جہان مین کوئی خواری

عزت سے بسر ہو اپنی اوقات — عسرت کا نہ سامنا ہو دنِ رات

قارون سا نہ گنج پر زیان دے — بے منتِ خلق آب و نان دے

شادان رہین سب عیال و اطفال ہر اک پہ ہو تیرا لطف و افضال

عزت سے بسر ہو زندگانی حرمت رہے تیری مہربانی

محتاج کسی کا ہون نہ یارب تجھ ہی سے بر آئین سارے مطلب

یارب پئے مصطفےٰ بچالے با عزت و آبرو اُٹھالے

یارب پئے آل پاک و اطہر یارب پئے اہلبیت سرور

یارب پئے الفتِ صحابی محشر مین نہو کوئی خرابی

مان باپ عزیز و اقربا کی یارب ہو سبھون کی رستگاری

سر پر مرے حشر مین خدایا سایہ رہے دامنِ نبیؐ کا

شہرت کی دعا قبول ہووے
مطلب ہی جو کچھ حصول ہووے

قطعہ تاریخ طبع از مصنف

مژدہ ای عاشقانِ ذکر نبیؐ طبع ہوتی ہی یہ کتاب نئی

اسمین مضمون سب نرالے ہین ہان کہان اِسکے لینے والے ہین

لیلو ای میکشان جام الست مئے عرفان کا جام دست بدست

نقد ایمان کا یہ خزینہ ہی مفت ہاتھ آنے کا قرینہ ہی

اسمین محبوب پاک کی ہی صفت مومنو ہی یہ چشمۂ رحمت

بھرے توحید کے مضامین ہین سارے اشعار اسکے رنگین ہین

کیا ہی باغ و بہار ہی یہ کتاب گلِ ایمان ہی یہ پئے احباب

اسمین نعت جناب سرور ہی — دین اور ایمان کے برابر ہی

دور سے لینے والے آئین گے — دلمین جان کی طرح چھپائین گے

تاجر باوقار عبد اللہ — رہے انپر ہمیشہ فضل الہ

دیکھتے ہی یہ چشمۂ رحمت — لگے فرمانے مجھسے بامنت

تم سے اس نسخے کو اگر پاؤن — واسطے شائقون کے چھپوا دون

ہو ہر اک فرد اسکا فرد نجات — ہوگی اک خلق داخل حسنات

انکی ہمت کو اور کیا کہیے — آفرین کہیے مرحبا کہیے

پیشکش اونکے کردی مین نے کتاب — طبع فرمائین ہون شریک ثواب

طبع کرنے کا وہ صلا پائین — نیک اللہ سے جزا پائین

یاور انکا رہے رسول خدا — سبھی بر آئے مدعا دل کا

اب دعا ہو یہ مستجاب مری — ہو وسے مقبول یہ کتاب مری

بہر آل نبی خداوندا — کردے شہرت کی تو معاف خطا

لکھ دو اب سال طبع بھی معقول
دانش آموز نسخۂ مقبول

سنہ ۱۳۰۲ ہجری

قطعہ تاریخ مولانا سید شاہ شمس الدین صاحب دام فیضہم و برکاتہم

شہرت رنگین بیان خوش فکر نے — واہ کیا اچھا لکھا دیوان نعت

فکر کیا ہے اسکی سال طبع کی — شمس کہہ دو حبذا دیوان نعت

۱۳۰۲ ہجری

قطعہ تاریخ مولوی سید قمر الدین عرف ظفر شاہ صاحب دام برکاتہ

دیوان نعت شہرت رنگین بیان کا
مضمون عاشقانہ مین نعت رسول ہی
دریا بہا ہوا ہی مضامین نعت کا

دیکھو سنا و پڑھ کے اسے مومنو سنو
گر نقد جان بھی بیچ کے ہاتھ آئے مول لو
ہر مصرع اسکا گوہر ایمان ہی دیکھ لو
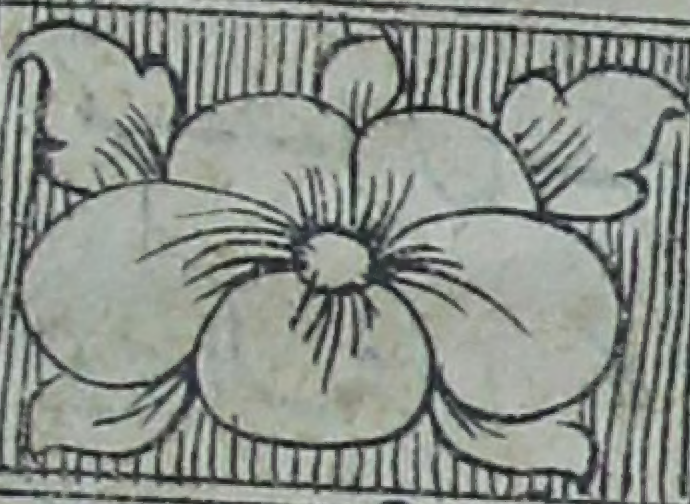
تاریخ اسکی ہیری طرف سے ظفر تمام
حصن حصین چشمۂ رحمت پکار دو
سنہ ۱۳۰۲ ہجری
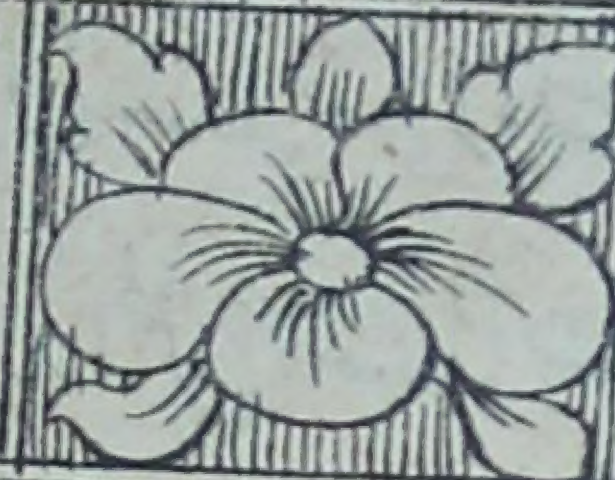
قطعہ تاریخ از جناب مولوی غلام قادر صاحب اکبرآبادی زائر تخلص

عاشقانہ نعت ختم المرسلین
ہست این دیوان معجون شفا

شہرت عالی طبیعت گفتہ اند
وز پئے صاحبدلان دردمند
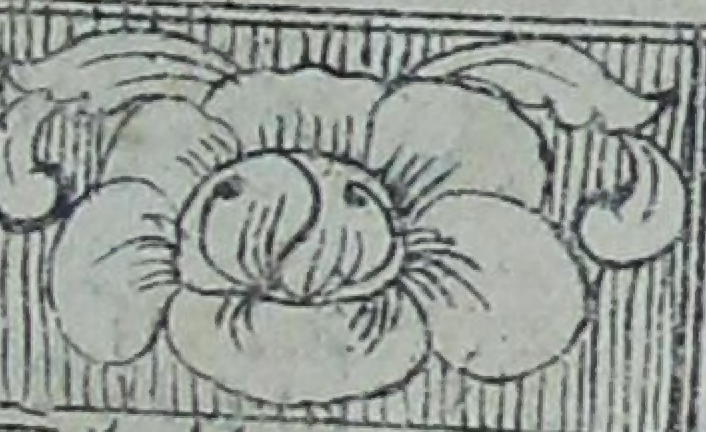
سال طبع این کلام بیمثال
گفت زائر نسخۂ عاشق پسند

قطعہ تاریخ از عبد آسی محمد عبد العلی مدراسی تجاوز عن جرائمہ رب الالٰہی

چشمۂ رحمت چہ خوش مطبوع شد
چشمہ از سنگ مطبع سر زدہ
حرف حرف از بحر رحمت جوش زن
چون باین شوکت نباشد کاندران
سال طبعش کلک آسی صاف صاف

کاب و تابش رشک مرآت صفا است
جاری از وے ورد و عالم فیضہا است
سطر سطر از موج دریاے ہدیٰ است
مدحت سلطان اقلیم دنی ست
زد رقم نعت محمد مصطفے است ۱۳۰۲